ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد ۳ جمعة المبارک ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۹

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک کرنا خدا کا کام ہے اور خدا کے اس فضل کے جذب کے واسطے اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازبس ضروری اور لازمی ہے۔

"جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے کاروبار میں آرام سے زندگی بھی بسر کرتے رہیں اور خدا بھی مل جاوے اور انسان پاک بھی ہو جاوے اور اسے کوئی محنت اور کوشش نہ کرنی پڑے یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کل انبیاء، اولیاء، اتقیاء اور صالحین کا یہ ایک مجموعی مسئلہ ہے کہ پاک کرنا خدا کا کام ہے اور خدا کے اس فضل کے جذب کے واسطے اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازبس ضروری اور لازمی ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران: ۳۲)۔ سورج دنیا میں موجود ہے مگر چشم بینا بھی تو چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت لغو اور بے فائدہ نہیں ہے۔ جو ذرائع کسی امر کے واسطے خدا نے بنائے ہیں آخر انہیں کی پابندی سے وہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ کان سننے کے واسطے خدا نے بنائے ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے۔ آنکھ جو دیکھنے کے واسطے بنائی گئی ہے وہ سننے کے کام نہیں کر سکتی۔ بس اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے فیضان کے حصول کی جو راہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے اس سے باہر رہ کر کیسے کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور طہارت ملتی ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ خود خدا نے فرمادیا کہ اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو رسولؐ کی پیروی کرو۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی نبی یا رسول کی کیا ضرورت ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں۔ تم مردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈنے میں فنا ہو جاوے تا خدا اسے زندہ کرے اور شربت وصل پلاوے"۔ (ملفوظات جلد پنجم (طبع جدید) صـ ۵۶۴)

بہت سے الجھے ہوئے اخلاقی معاملات اور دنیا کی حکومتوں کے ظلم و ستم اس شعور کی کمی کی وجہ سے ہیں کہ گویا ہم اس دنیا میں ہمیشہ ٹھہر جانے کے لئے آئے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۳ ستمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۳ ستمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔
حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یونس کی آیت نمبر ۲۵ کی تلاوت فرمائی اور اس کے حوالے سے انسانی زندگی کی ناپائیداری اور پھر خدا کے حضور جوابدہی کے لئے حاضر ہونے کے مضمون کو بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس موضوع پر قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں۔ اس آیت میں انسانی زندگی کی ناپائیداری کے مضمون کو سمجھانے کے لئے انسان کی توجہ مادی زندگی کی ناپائیداری کی طرف پھیری گئی ہے۔ اور ایک مثال کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ حضور نے اس آیت کریمہ کے ترجمہ اور اس کی وضاحت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم انسان کی زندگی کی بے ثباتی کا منظر پیش کر کے یہ بتاتا ہے کہ تمہارے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے اور جب تک تقدیر الٰہی اجازت نہ دے تم آخر وقت تک بھی کسی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پس آخری لمحہ تک خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو تمہارے لئے ربوبیت کے سامان مہیا فرماتا ہے اور پھر تمہیں طاقت اور توفیق بخشتا ہے کہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھا سکو۔ اور اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو تو باوجود سامانوں کے مہیا ہونے کے تم ان سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ بے ثباتی کا مضمون مادی زندگی سے بھی تعلق رکھتا ہے اور روحانی زندگی سے بھی۔ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچائی اور ہدایت پر ثبات عطا ہونے کے لئے دعا کیا کرتے تھے حالانکہ آپ سچائی اور ہدایت پر مضبوطی سے قائم تھے اور آپ کے پھسلنے یا گمراہ ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مگر آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ دل خدا کی انگلیوں کے درمیان ہے وہ اسے جس طرف چاہے پھیر دے۔
حضور نے فرمایا کہ اس حقیقت کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے ہی آج دنیا میں قسما قسم کی تباہیاں پھیلی پڑی ہیں اور لوگ دنیا کے لئے اتنی محنت اور کوشش کرتے ہیں کہ دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں۔ ہوس گیری اور دوسروں پر ظلم کرنا معمولی بات خیال کرتے ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

کینیڈا، امریکہ، برطانیہ اور جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ کے بعد، جن میں شمولیت کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ممالک کے سفر بھی اختیار فرمائے۔ اب دوبارہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے پر پروگرام "ملاقات" پوری باقاعدگی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ نئے پروگراموں کی ریکارڈنگ حسب سابق شروع ہو گئی ہے وگرنہ جہاں تک عالمگیر ناظرین کا تعلق ہے ان کے لئے "ملاقات" پروگرام دیکھنے کا سلسلہ ان سفروں کے باوجود باقاعدگی سے جاری رہا۔ اگرچہ سابقہ ریکارڈڈ پروگرام پیش کئے جاتے رہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور انور کا ہر پروگرام اپنے اندر ایک ایسی تازگی رکھتا ہے کہ اس کو کبھی بھی پرانا نہیں ہونے دیتا۔ ان پروگراموں کا حسن ایک تروتازہ پھول کی طرح ہے۔ جتنی بار بھی انہیں دیکھا جائے ان کی دلچسپی اور افادیت میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

□□□□□

ہفتہ، ۷ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

حسب معمول بچوں اور بچیوں نے حضور انور کے ساتھ پروگرام "ملاقات" میں شرکت کی۔ مختلف بچوں اور بچیوں نے تلاوت اور مختلف نظمیں پڑھیں۔ ایک بچے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست کے بارہ میں اور ایک دوسرے بچے نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں تقریر کی۔

اتوار، ۸ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

آج انصار اللہ برطانیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کی وجہ سے سٹوڈیو میں انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد نہیں ہوئی لیکن اجتماع کے پروگرام کے مطابق اسی وقت ایک وسیع مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو عنقریب ایم ٹی اے پر پیش کی جائے گی۔ ایم ٹی اے پر ۲۶ اگست کو جرمنی میں ہونے والا بچوں کا پروگرام پیش کیا گیا۔

سوموار، ۹ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

آج ترجمة القرآن کلاس نمبر ۲۴۸ منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۱۰۱ تا آخر سورہ کا ترجمہ اور تفسیری نکات بیان فرمائے۔ آج کے درس میں فرعون کی غرقابی کے سوال پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔

منگل، ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

آج ترجمة القرآن کی کلاس نمبر ۱۴۹ منعقد ہوئی اس میں سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۱۰۵ کی مزید تفسیر کرنے کے بعد سورہ الکھف کی ابتداء سے لے کر آیت نمبر ۱۷ تک کا ترجمہ اور تفسیری نکات بیان ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ان دنوں اصحاب کہف کے دور سے گزر رہی ہے اور اصحاب کہف کے حالات جماعت احمدیہ کے حالات پر پوری طرح منطبق ہوتے ہیں۔

بدھ و جمعرات، ۱۱ر و ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۷۶ اور ۱۷۷ حضور ایدہ اللہ نے لیں۔ دوسرے دن کی کلاس میں حضور انور نے احمدی ڈاکٹروں کو ایڈز کے مریضوں پر ہومیو پیتھی دوا سلیشیا کا تجربہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ خود متعدد ایڈز کے مریضوں پر یہ دوا آزما چکے ہیں اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

جمعة المبارک، ۱۳ر ستمبر ۱۹۹۶ء۔

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں آپ نے احباب کے درج ذیل سوالات کے جوابات مرحمت فرمائے۔

☆ "حلیم" کا لفظ بولتے وقت عام طور پر دل کی نرمی اور بردباری کا نقشہ ذہن میں ابھرتا ہے۔ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ "حلیم" کا کیا مفہوم بنتا ہے؟

☆ انسان کو متکبر بننے سے روکا گیا ہے جبکہ خود خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت متکبر ہے۔ حضور سے وضاحت کی درخواست ہے!

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

نکاح کی غرض و حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اسلام میں جو نکاح کا مسئلہ رکھا گیا ہے یہ بھی ان تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے جو ہلاکت اور تباہی سے بچاتی ہے اور انسان کو سچا دوست اور مخلص مدد گار مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بیوی کے متعلق آتا ہے "لتسکنوا الیھا" (الروم: ۲۲)۔ یعنی انسان کو جو مصائب اور تکالیف آتی ہیں اور جن کی وجہ سے قریب ہوتا ہے کہ وہ ہمت ہار دے۔ اس وقت بیوی اس کی مدد گار اور آرام کا باعث ہوتی ہے۔ اور اس کی ہمت بڑھانے والی ہوتی ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے نکاح کو رکھا ہے اور اس کے لئے ایسی خواہشیں اور جذبات اور طاقتیں انسان کے اندر رکھ دی گئی ہیں کہ یہ مجبور ہے کہ کوئی ایسا ساتھی پیدا ہو۔"

"اسلام میں خدا تعالیٰ نے شادی کے متعلق ایسے قواعد بتا دئے ہیں کہ ان پر کاربند ہونے سے انسان کو سچا دوست اور مخلص مدد گار مل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو مرد کی سخت دشمن ہوتی ہیں اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بہت سی عورتیں خاوندوں کی اور مرد عورتوں کے سچے مدد گار ہوتے ہیں۔ گو بعض غلطیوں اور بدعہدیوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے بدظن ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بیرونی عوارض اور اسباب ہیں ورنہ میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے کہ نوے فیصد مرد و عورت کے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ اور اس اچھا ہونے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ (میں چونکہ اسلامی نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں اس لئے اسلام نے جو وجہ بتائی ہے وہی بتاؤں گا) کہ اسلام نے مرد کے فوائد کو عورت کے فوائد سے اور عورت کے فوائد کو مرد کے فوائد سے ایسا متحد کر دیا ہے کہ ان میں سوائے دوستی اور محبت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دوستی اور محبت اور پیار کا اصل فوائد کا متحد ہونا ہے۔ جس قدر بھی تعلقات اور دوستیاں ہیں ان سب کی اصلیت یہی ہے۔ رومی لکھتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ ایک کوا اور ایک کبوتر بیٹھے دیکھے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کیوں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ان میں اتحاد کی کیا وجہ ہے۔ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے میں وہاں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب دونوں چلے تو معلوم ہوا کہ دونوں لنگڑے ہیں گویا ان کے اشتراک کی وجہ لنگڑا ہونا تھی۔ تو جتنا جتنا اشتراک کسی میں ہوتا ہے اتنا ہی ان کا آپس میں تعلق مضبوط ہوتا ہے کیونکہ فوائد کے اشتراک پر اتحاد کی بنیاد ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے کہ ان کے فوائد کو متحد کر دیا ہے اس لئے یہ ایسا جوڑ اور ایسے شرائط کے ماتحت ہے کہ اس کو کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت کا ذمہ دار بنایا ہے اور عورت کو مرد کا ذمہ دار اور دونوں کو ایک دوسرے کی عزت. مرتبہ، مال، دولت. آرام و آسائش میں شریک بنایا ہے۔ اس لئے جس قدر مرد کا رتبہ اور عزت وغیرہ بڑھتی جائے گی اسی قدر عورت کی بڑھے گی۔ اور جس قدر عورت کی بڑھے گی اسی قدر مرد کی بڑھے گی۔ ایک کی ترقی دوسرے کی ترقی ہے اور ایک کا تنزل دوسرے کا تنزل، ایک کا نقصان دوسرے کا نقصان ہے اور دوسرے کا نقصان ایک کا۔ مثلاً مرد کے بیمار ہونے سے جو نقصان ہو گا وہ نہ صرف اسی کا ہو گا بلکہ اس کی عورت کا بھی ہو گا۔ اسی طرح اگر عورت کسی تکلیف میں مبتلا ہو گی تو اس تکلیف کا اثر مرد تک بھی پہنچے گا۔ کیونکہ عورت مرد کا ایسا تعلق اور اتحاد ہے کہ دونوں کے فوائد اور نقصان ایک ہو گئے ہیں اور یہ ایک زبردست اتحاد ہے جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا سوائے بیرونی بواعث اور خارجی اثرات کے۔

اصل میں خدا تعالیٰ نے مرد و عورت کے فوائد کا ایسا اشتراک رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں ہاں کچھ بیرونی روکیں رہ جاتی ہیں لیکن ان کے دور کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے تدابیر بتا دی ہیں۔ یہ آیات جو نکاح کے موقع پر پڑھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہیں ان میں ان تدابیر کا ذکر ہے"۔

(خطبات محمود جلد سوم صہ ۱۳ تا ۱۵)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ وہ جماعت جسے خدا نے سب دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری سپرد فرمائی ہے اسے ہرگز یہ بات نہیں بھلانی چاہئے کہ ہم خدا کے حضور جواب دہ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اجتماعی لحاظ سے یہ کہنا کہ خدا نے جماعت کو بڑے مقاصد کے لئے چنا ہے یہ ایک بات ہے مگر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ہر شخص مامون و محفوظ ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ میرا اس دنیا سے کیا تعلق ہے۔

حضور نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ جب کسی چیز کو ضائع جاتے دیکھو تو اس وقت اپنی فکر کرو کہ کہیں تم بھی ضائع نہ ہو جاؤ۔ نماز جنازہ میں جو دعا کی جاتی ہے اس میں بھی مرنے والے سے پہلے زندہ کی بخشش کی اور غائب سے پہلے حاضر اور موجود کے لئے مغفرت کی دعا سکھلائی گئی ہے۔

حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور نصائح کے حوالہ سے بتایا کہ آپ دنیا میں ایسے رہیں گویا پردیسی یا مسافر ہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نصیحت فرمائی کہ دنیا روزے چند ہے اگر یہ خیال دل میں جاگزیں ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے. اس پر عمل کرنے اور ان نصائح سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے معاشرہ کے بہت سے الجھے ہوئے اخلاقی معاملات اس شعور کی کمی کی وجہ سے ہیں کہ گویا ہم اس دنیا میں ہمیشہ ٹھہر جانے کے لئے آئے ہیں۔ تمام دنیا کی حکومتوں کے ظلم و ستم اور بدچلنیاں اس شعور کی کمی کی وجہ سے ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن دنیا میں تو پھر بھی ایسے مواقع آتے رہتے ہیں کہ جہاں اس زندگی کی بے ثباتی کا انسان کو علم ہوتا رہتا ہے لیکن جو خدا کے حضور اعمال پیش کرنے کا مضمون ہے اس میں بسا اوقات یہ احساس پیدا ہی نہیں ہوتا اور اس وقت شعور آتا ہے جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔

جناب کامل دہلوی کے مجموعہ کلام "کلام کامل" سے

بعض منتخب اشعار

کامل ہمیں نہ ان سے رہے کوئی بھی گلہ
شکوے اگر سنیں وہ ہمارے کبھی کبھی

—★★★—

انجان بن کے تو مرے گھر کا پتا نہ پوچھ
جاتا ہے تیرے گھر ہی سے رستہ گلی گلی

—★★★—

اس قدر تیری قدم بوسی کا ارماں ہے کہ میں
مثل سنگ در تری چوکھٹ سے ہلتا ہی نہیں

—★★★—

ظاہر ہے رنگ رخ سے میری بے کسی کا حال
کیا ہوگیا جو آنکھ میں آنسو چھپا لئے
یہ اپنا حوصلہ کہ ترے غم کے ساتھ ساتھ
دنیا کے غم بھی ہم نے گلے سے لگا لئے

—★★★—

تم نے اپنا ہمیں اک بار کہا تو ہوتا
کتنا ارمان تھا اس حوصلہ افزائی کا

—★★★—

حالانکہ اپنے شہر میں اپنے وطن میں ہیں
کیوں اجنبی سے لگتے ہیں کچھ اجنبی سے ہم
ہر چند اس کو دشمن جاں مانتے بھی ہیں
پھر اس پہ جان دیتے ہیں کس سادگی سے ہم

—★★★—

ابر چھٹتا بھی نہیں کھل کے برستا بھی نہیں
ہے گھٹا گھنگھور اور بارش کا قطرہ بھی نہیں
پھر بھی اپنے آپ کو دیتا رہا کیا کیا فریب
جانتا تھا میں کہ وہ خودسر کسی کا بھی نہیں
یہ تو ممکن ہے اندھیری رات ہو جائے طویل
صبح نو روشن نہ ہو اے دوست ایسا بھی نہیں

—★★★—

بقیہ: مختصرات

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے "نظام نو" والی تقریر میں فرمایا کہ جب وصیت کا نظام عالمی نظام کی صورت اختیار کر لے گا تو بیواؤں، یتیموں اور غریبوں کا سہارا بن جائے گا۔ حضور کے خیال میں ایسا نظام کب جاری ہو گا؟

☆ حضرت عیسیٰؑ کے ایک حواری سر تھامس کا تو ہجرت کے موقعہ پر آپؑ کے ساتھ ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ کیا باقی حواری بھی ہجرت کے موقعہ پر آپؑ کے ساتھ تھے؟

☆ عذاب قبر سے کیا مراد ہے؟

☆ دنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اس دنیا کے علاوہ دوسرے سیاروں میں بھی پہنچا ہے؟

☆ آج کل کرد قوم چار ممالک میں ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ سوائے عراق کے کسی ملک کو کرد قوم کے خلاف کارروائی کرنے پر ظلم کا نشانہ نہیں بنایا جاتا؟

☆ انڈیا نے نیوکلئر پاور نہ بنانے کے معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اس کے بعد اب پاکستان نے بھی انکار کر دیا ہے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ مسجد میں با جماعت نماز پڑھنے کا ۲۷ درجے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ کیا ثواب کے بھی درجات ہوتے ہیں؟

☆ اسلام میں کلمہ، حج، نماز وغیرہ میں تو جبر نہیں لیکن زکوٰۃ جبراً لی جا سکتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ کیا عیسائیوں میں اس زمانہ میں بھی کوئی موحد فرقہ موجود ہے؟

(ع - م - ر)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کی برتری کا پراسرار طریق پر اعتراف

(دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت)

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ (وفات ۶۶۴ھ) صاحب کرامات بزرگ تھے۔ آپ کا مزار پاکپتن شریف میں ہے۔ جہاں ہر سال ۵ محرم کو بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔ جولائی ۱۹۸۷ء میں پاکپتن شریف کے مشہور فریدی کتب خانہ نے حضرت گنج شکرؒ کی ایک سوانح عمری "مقام فرید" شائع ہو رہی ہے جو "قلم حقیقت رقم صاحبزادہ حضرت علامہ محمد اقبال صدیقی کھرل" کا نتیجہ ہے۔ کتاب کا آغاز انتساب سے کیا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"انتساب

سب میں کچھ کمی سی لگتی ہے

جو بھی ذہن میں آتے ہیں القاب

پیر طریقت، رہبر شریعت، شہباز طریقت، امیر شریعت، تاجدار تصوف، تاج الاولیاء، شہنشاہ ولایت جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حضور خواجہ خاجگان حضرت صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا صدر جامعہ رضویہ فیصل آباد جن کی نظر کرم نے خاک کو ثریا بنا دیا۔ خاکپائے اولیاء اقبال صدیقی"۔

کتاب کے عالی مقام مصنف نے مقدمہ کتاب میں یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ جہاں باباجی کی سوانح پر شائع شدہ دیگر کتابوں میں "ضعیف روایات پر مبنی غیر ثقہ باتیں" شامل کر دی گئی ہیں وہاں ان کی تالیف مضطرب دعاؤں کے "پرمشقت مراقبہ" کے بعد حضرت باباجی کی زیارت اور رہنمائی میں لکھی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"مزار پر حاضری کے ساتھ ہی مضطرب دعاؤں اور التجاؤں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک انتہائی پرمشقت مراقبہ کے دوران خود حضرت باباجی نے شفقت فرمائی اور جلوہ افروز ہو کر میرے نہاں خانہ، قلب و روح کے ہر ذرہ کو منور و روشن کر دیا جس کے ساتھ ہی مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

"تمہیں میرے ذکر پر مشتمل کتابوں کی غلط باتیں دیکھ کر جو دکھ ہوتا ہے تم خود سچی باتیں جمع کر کے میری سیرت کیوں نہیں لکھتے۔ جاؤ اور میری سیرت پر کتاب لکھو۔

عالم لاہوت کے شہباز کی یہ خواہش میری کاوشوں کا نقطہ آغاز بن گئی۔ بعد میں کئی دفعہ کی زیارت، مسلسل راہنمائی نے مقام فرید کی ترتیب میرے لئے آسان کر دی اور یہ فقیر حق فرید یا فرید کے نعرے الاپتا ہوا اس مشن کی تکمیل میں لگ گیا۔ خدا شاہد ہے کہ میں جو بات بھی لکھتا ساتھ کبھی ایسا معلوم ہوتا کہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے کٹا ہوا ہوں اور قدم قدم پر یہی لگتا کہ کوئی طاقت اپنے تصرف میں لے کر مجھ سے ہر بات لکھوا رہی ہے۔ میری اس کیفیت کو سالکان طریقت ہی جان سکتے ہیں"۔ (صفحہ ۱۲، ۱۳)

سوانح حیات کا خاتمہ حضرت باباجیؒ کے اظہار خوشنودی کی بشارت کے انکشاف پر ہوتا ہے۔ چنانچہ مؤلف محترم تحریر فرماتے ہیں:

"الحمدللہ تذکار فریدیہ کے سلسلہ میں کچھ کہنے اور لکھنے کی سعادت ملی۔ دراصل یہ سب کچھ کسی انسان کے ارادہ سے ممکن نہیں۔ نہ ہی میرے لئے اس کا کوئی امکان تھا۔ یہ فقط نظر فرید ہے جس کی شفقت نے زبان و قلم کو برکت دی اور حکم باطن سے ارشاد فرمایا جس کی تعمیل میں آغاز کر دیا اور آج یہ تذکار جمیل جاری ہے کہ حضرت باباجی نے اپنے حضور طلب فرما کر اظہار خوشنودی کے ساتھ ساتھ فی الحال مزید لکھنے اور بیان کرنے سے روک دیا کہ جتنا کام کیا ہے اسے محرم الحرام تک شائع کر دو۔ ارشاد باطن کی تعمیل میں چند الفاظ کا گلدستہ قدر دان احباب فرید کی خدمت میں پیش ہے"۔ (صفحہ ۱۷۲)

اس روحانی پس منظر میں جب "مقام فرید" کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ راز کھلتا ہے کہ کتاب کے اکثر مباحث و واقعات گزشتہ مصنّفین کے افکار و تذکار کا اعادہ یا خلاصہ ہیں اور حضرت باباجی کی سیرت کی وہ "سچی باتیں" جو اس ولی کامل کے فیض زیارت، رہنمائی اور پراسرار غیبی طاقت کی بدولت پاکپتن شریف کے ارباب طریقت کے سامنے پہلی بار آئی ہیں وہ صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پرمعارف اشعار اور روحانیت اور تصوف سے لبریز تحریرات ہیں جو عرصہ سے شائع شدہ ہیں۔ لہذا یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ اس تالیف کا یہی قیمتی سرمایہ ہے جسے حضرت باباجی کی خوشنودی کا شرف حاصل ہے۔

اپنی کتاب میں فاضل مؤلف نے "کشف قبور" کے نتیجہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل اشعار درج کئے ہیں:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بےنشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
(صفحہ ۸۷)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار
(صفحہ ۹۶)

قرآن مجید کی منقبت میں بانی سلسلہ احمدیہ کا مشہور شعر ہے:

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ا طبع اول تصنیف ۱۹۰۵ء)

"حضرت علامہ اقبال صدیقی" صاحب نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے فرمودات میں اس شعر کا مصرعہ ثانی اس شان سے پیوستہ کیا ہے کہ راہ طریقت و حقیقت کے ہر سالک کی روح وجد میں آ جاتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"حضرت باباجی کے فرمودات فضائل تلاوت کے سلسلہ میں بےشمار ہیں جن کا حاصل یہی ہے کہ اصل زندگی سارے حواس اور ساری توجہ اور ساری توانائیاں قرآن کریم کی طرف مبذول کرنے میں مضمر ہے اس کے بغیر کسی طرح کی کامرانی فلاح یا قرب الٰہی کا تصور موہوم محض ہے۔

بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے"۔

(صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

اس کتاب کی روح رواں یا نقطہ عروج "فضائل ادعیہ" کا نہایت اہم مضمون جو ۱۵۹ تا ۱۶۲ صفحات کی زینت ہے اور جس میں دعا کی کیفیت و قبولیت پر بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ قبولیت دعا کا چلتا پھرتا نشان بارگاہ الٰہی کے مقبول اور عارف بندے ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ انہی کو رب العرش سے ذاتی تعلق ہوتا ہے، وہی اپنے رب سے ہمکلام ہوتے ہیں اور انہی کو دعاؤں کی حیرت انگیز تاثیرات پر زندہ ایمان و عرفان حاصل ہوتا ہے۔ عہد حاضر میں اس تجربہ و مشاہدہ کی منادی جس قوت اور شوکت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے اپنی کتابوں اور ملفوظات میں کی ہے اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب "مقام فرید" کے بریلوی مسلک کے مؤلف "حضرت علامہ محمد اقبال صدیقی" کے قلم پر حضرت باباجی کی "روح مقدس" یا اپنے پیرومرشد "حضرت صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا" کی "نظر کرم" سے دعا کی نسبت جو کچھ جاری ہوا وہ اکثر و بیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ ہی کے مبارک الفاظ میں تھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت باباجی پوری معرفت کے ساتھ جانتے تھے کہ دعا کیا ہے، دعا زندہ اور قادر مطلق خدا کے ساتھ سچے عاشق و سالک کا زندہ تعلق و رابطہ ہے۔ دعا ہی کے ذریعہ سالک کو مقام محبوبی ملتا ہے اور ایسی شان مظہریت کہ جس میں پوری صفات الٰہیہ کا ظہور ہونے لگتا ہے، عاشق کے لب ہلتے ہیں تو کائنات میں تغیرات ہونے لگتے ہیں"۔

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کے کششوں سے خدا تعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص طبعیہ پیدا کرتا ہے، سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے، پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، تب اس کی روح اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے، وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے، تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اثرات پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی لئے یہ بات ارباب کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور عالم علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے ان کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں"۔ (صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

مندرجہ بالا حوالہ میں جو عبارت "دعا کی ماہیت" سے شروع ہو کر "تماشا دکھلا رہے ہیں" کے الفاظ تک جا پہنچی ہے لفظاً لفظاً حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود علیہ السلام کی شہرہ آفاق تصنیف "برکات الدعا" کے صفحہ ۹، ۱۰ سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب حضور انور نے مؤلف کتاب کے "مراقبہ" سے ۹۴ سال قبل شائع فرمائی تھی اس کے طبع اول کے سرورق پر تاریخ طباعت رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ لکھی ہے جو شمسی کیلنڈر کی رو سے مارچ، اپریل ۱۸۹۳ء بنتی ہے۔

آگے لکھا ہے کہ:

"حضرت باباجیؒ نے جس انداز میں لمبی لمبی عبادات کے ساتھ دعائیں کی ہیں اس سے روشنی ملتی ہے کہ محض رسمی طور پر دعا کر لینا کوئی چیز نہیں جب تک قلب و روح پگھل کر دعا کو ایک خاص چمک نہ دے رہے ہوں۔ اس لئے یہ مت خیال کرو کہ ہم ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔ (صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲)

معزز قارئین! مذکورہ عبارت میں جلی الفاظ بھی بجنسہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے "لیکچر سیالکوٹ" (۱۹۰۴ء) کے صفحہ ۲۶ سے نقل ہوئے ہیں۔

هفت روزه الفضل انٹرنیشنل

کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

آخر میں مؤلف کتاب اپنے "پر مشقت مراقبہ" کے نتیجہ میں ایک داعی حق اور روحانی رہبر کا روپ دھار لیتے ہیں اور مسند ارشاد پر رونق افروز ہو کر ناصحانہ شان میں رقم فرماتے ہیں:

"حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے جو عملی زندگی دنیا میں اپنائی اور جس خدا کا مخلوق خدا سے تعارف کروایا اس کی رحمتوں اور برکتوں کا کوئی انتہاء نہیں۔ آپ نے اپنے عقیدت مندوں کو خوب بتایا اور سمجھایا کہ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے. اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو کیونکہ دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عین مطابق ہے مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے، اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا. جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے، تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے. اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ یہی کیفیت و حالت ہے جب قلب و روح پر پوری طرح حاوی اور متولی ہو جائے تب ایک عاشق و سالک حضرت باباجی کے تبرکات فریدیہ دربارہ دعا اور اس کی تاثیرات کا عرفان حاصل کر سکتا ہے"۔ (صفحہ ۱۶۲)

آستانہ فریدیہ کے وابستگان یہ معلوم کر کے یقیناً ورطہ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ ان چند فقرات کے سوا جن میں براہ راست حضرت باباجی کے روحانی کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے باقی پوری عبارت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ایک معرکہ آراء تقریر کی حرف بحرف نقل ہے۔ یہ تقریر پہلی بار اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۵ پر شائع ہوئی تھی اور ادارۃ المصنفین ربوہ نے اس کا یہ قیمتی اقتباس دسمبر ۱۹۷۰ء میں "تفسیر صغیر" کے صفحہ ۴۷، ۴۸ پر بھی ریکارڈ کر دیا ہے اور آسمان روحانیت پر چاند ستاروں کی طرح جگمگا رہا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ گرانقدر تالیف یقیناً کمال درجہ محنت و کاوش سے مرتب ہوئی ہے جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے شاندار علم کلام کی برتری اور عظمت کا پراسرار طریق پر اعتراف کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے مطالعہ سے یہ معرفت بھی ملتی ہے کہ دور حاضر میں طریق محمدی کا خضر کون ہے؟ کون عالم لاہوت، ناسوت اور جبروت کی رفعتوں میں محو پرواز ہے اور کس کے زندگی بخش کلمات طیبات، ارباب طریقت و حقیقت کے لئے حقیقی طور پر مرکز انوار ہیں؟؟؟۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سوازی لینڈ (Sawazi Land)

(ہدایت زمانی - لندن)

سوازی لینڈ جنوبی افریقہ کے علاقہ کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس کا رقبہ ۱۷۴۰۰ مربع کلو میٹر ہے اور آبادی آٹھ لاکھ دس ہزار ہے۔

تاریخ

سوازی قوم کی تاریخ مایوسیوں سے بھری ہوئی ہے۔ ۱۸۰۰ء کے لگ بھگ سوازی لینڈ پر برطانیہ کا تسلط ہو گیا تھا۔ اس وقت اس ملک کا رقبہ موجودہ رقبہ سے کہیں زیادہ تھا مگر سوازی بادشاہوں کی نالائقی کی وجہ سے بہت سا رقبہ ہمسایہ ملک ساؤتھ افریقہ کے قبضے میں آ گیا۔ خاص طور پر بادشاہ Mbandzeni نے صدی کے آخر کے زمانہ میں بہت سا علاقہ ساؤتھ افریقہ کے حوالے کر دیا اور یونین آف ساؤتھ افریقہ نے ۱۹۱۰ء میں باقاعدہ طور پر یہ علاقہ اپنے ملک میں شامل کر لیا۔

۱۹۲۱ء میں جب بادشاہ Sohbuza تخت پر بیٹھا تو اس نے اپنا کھویا ہوا علاقہ واپس لینے کی جدوجہد کی مگر ناکام رہا۔

اپریل ۱۹۶۷ء میں برطانیہ نے سوازی لینڈ کو Self گورنمنٹ کی آزادی دے دی تھی اور بادشاہ Sohbuza کو ملک کا حکمران تسلیم کر لیا تھا اور ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء کو سوازی لینڈ نے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔ آزاد ہونے کے بعد بادشاہ نے پھر اپنا کھویا ہوا علاقہ حاصل کرنے کی کوشش کی مگر پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اس طرح ۱۹۶۸ء میں سوازی لینڈ کا رقبہ اس ملک کے اصل رقبہ کا صرف ایک تہائی رہ گیا تھا۔

Sohbuza باسٹھ سال تک ملک پر حکمران رہا جو دنیا میں کسی مطلق العنان بادشاہ کی حکومت کا سب سے لمبا زمانہ ہے۔ ۲۱ اگست ۱۹۸۲ء کو بادشاہ وفات پا گیا۔ اس کی وفات کے وقت ولی عہد شہزادہ Makhosetive کی عمر صرف ۱۴ سال تھی اس وجہ سے مادر ملکہ Dzeliwe نے پندرہ ممبران پر مشتمل سپریم کونسل قائم کر کے ملکی انتظام اس کونسل کے سپرد کر دئے۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں جب شہزادہ ۱۸ سال کی عمر کو پہنچا تو اس کی رسم تاج پوشی ادا کی گئی اس طرح ۲۵ اپریل ۱۹۸۴ء کو شہزادہ بادشاہ Mswati III کے طور پر ملک کا حکمران بن گیا۔

حدود اربعہ

سوازی لینڈ کے مشرق میں موزنبیق اور جنوب شمال اور مغرب میں ساؤتھ افریقہ کا ملک واقع ہے۔ ملک میں سب سے بلند پہاڑ چھ ہزار فٹ اونچا ہے۔

آبادی و پیداوار

سوازی قوم کا ۷۰ فیصد دیہات میں رہتا ہے۔ زیادہ تر پیشہ زراعت ہے۔ مویشی اور بھیڑ بکریاں پال کر گزارہ کرتے ہیں۔

۱۹۹۱ء کے ایک جائزہ کے مطابق ملک کا کل زیر کاشت رقبہ ۲۰۴۱۲۸ ہیکٹا ایکڑ (Hectacres) ہے۔ چراگاہوں کا کل رقبہ ۱۰۶۱۵۸۴ ہیکٹا ایکڑ اور جنگلات کا کل رقبہ ۱۰۴۶۳۳ ہیکٹا ایکٹر ہے۔

۱۹۹۲ء تک ملک میں صرف تین روزانہ اخبار اور تین ہفت روزہ شائع ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ کئی دیگر رسائل بھی شائع ہوتے تھے۔

مذہبی اعتبار سے ۱۹۸۴ء میں ایک جائزہ لیا گیا جس کی رو سے ملک میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار عیسائی اور ایک معتد بہ حصہ قدیم افریقی روایتی مذہب پر قائم تھا۔

ملک میں تعلیم لازمی نہیں البتہ حکومت نے ۶ تا ۱۳ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام کر رکھا ہے۔ ۱۹۹۰ء کے ایک جائزے کے مطابق ملک بھر میں کل ۶۶۴ سکول تھے جن میں ۱۷۲۹۰۸ بچے پرائمری سکول میں اور ۴۴۰۸۵ بچے سیکنڈری سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ملک میں صرف ایک یونیورسٹی ہے جو Matsapa میں قائم ہے۔ ۱۹۹۰/۹۱ء کے تعلیمی سال میں اس یونیورسٹی میں ۱۷۱۶ طالبعلم تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ یونیورسٹی کے علاوہ اساتذہ کی تربیت کے تین کالج بھی ہیں۔

ملک کی تعلیمی حالت قابل رحم ہے۔ ۱۹۸۵ء میں خواندگی کا معیار ۳۲ فیصد تھا جو کم ہو کر اب صرف ۲۰ فیصد رہ گیا ہے۔

۱۹۸۴ء میں ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ملک میں کل ۸۰ ڈاکٹرز اور ۱۳ ڈینٹل سرجن ہیں اور ہسپتالوں میں ۱۶۰۸ مریضوں کے لئے بستروں کا انتظام ہے۔

سوازی لینڈ کی ترقی کا زیادہ انحصار ساؤتھ افریقہ پر ہے۔ ملک کی پیداوار کا ۸۰ فیصد حصہ ساؤتھ افریقہ کو بر آمد کیا جاتا ہے اور ملک کی ضرورت کا ۳۰ فیصد حصہ ساؤتھ افریقہ سے در آمد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ساؤتھ افریقہ میں تقریباً ۱۶ ہزار سوازی لینڈ کے باشندے کام کرتے ہیں اور اپنے ملک کے لئے زر مبادلہ کماتے ہیں۔

۱۹۹۲ء کے بعد سے ملک میں بارشوں کا فقدان ہے۔ کئی دفعہ قحط کی صورت پیدا ہوئی نیز اس دوران ساؤتھ افریقہ بھی کساد بازاری کا شکار رہا لہذا اس کا اثر سوازی لینڈ کی اقتصادی حالت پر پڑا۔

معدنیات و پیداوار

سوازی لینڈ کی زمین زرخیز ہے۔ زیادہ تر گنا، مکی اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ گنے کی پیداوار کی وجہ سے سوازی لینڈ افریقہ کا دوسرا بڑا ملک ہے اور اس میں اوسطاً ۴ لاکھ ٹن سالانہ شکر تیار ہوتی ہے۔ ۱۹۸۶ء میں تو شکر کی پیداوار ریکارڈ لیول یعنی ۵ لاکھ ٹن تک پہنچ گئی تھی۔ شکر کی وجہ سے ملک میں مٹھائیاں بنانے کی انڈسٹری بھی ترقی پذیر ہے۔

ملک کی سب سے بڑی فصل مکی کی ہے جو یہاں کے باشندوں کی بڑی خوراک ہے۔ مکی کل ۹۸۹۰۰ Hectacres رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے۔ ۱۹۹۰/۹۱ء میں مکی کی پیداوار ایک لاکھ ۵۳ ہزار ٹن تھی جو ملکی ضروریات سے کم ہے۔ ملک کو سالانہ ۲ لاکھ ۲۳ ہزار ٹن سالانہ مکی کی ضرورت ہے اس لئے بقیہ جنس دیگر ملکوں سے در آمد کی جاتی ہے۔ اور چونکہ آبادی کا تناسب ہر سال ۲ء۳ فیصد کے اعتبار سے بڑھ رہا ہے اس لئے ہر سال مکی کی در آمد میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

دوسری بڑی فصل کپاس کی ہے جو ۱۷ ہزار ہیکٹا ایکڑ پر بوئی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ملک میں فروٹ مثلاً سنگترے، لیموں، اناناس وغیرہ کی بھی پیداوار ہوتی ہے جو یورپ، مڈل ایسٹ، جاپان، سکنڈے نیویا کے ممالک کو بھجوائے جاتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق سالانہ چار ملین فروٹ کے ڈبے تیار ہوتے ہیں جن کا ۶۰ فیصد باہر کے ملکوں کو بھجوایا جاتا ہے۔ معدنیات میں سے زیادہ تر کوئلہ اور ہیرا پایا جاتا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ۳۴ ہزار ٹن کوئلہ نکالا گیا اور ۶۲ ہزار کیرات (Carats) ہیرا زمین سے بر آمد کیا گیا۔

جنگلات کی وجہ سے لکڑی کا گودا بھی دیگر ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۳۰۴۸۲ ٹن لکڑی کا گودا بر آمد کیا گیا۔

سوازی لینڈ میں ریلوے سسٹم پہلے سے کافی بہتر ہوا ہے۔ ملک میں کئی بڑی بڑی سڑکیں بنائی گئی ہیں مگر ابھی تک بجلی، ٹیلی فون اور ٹیلی فیکس کا نظام ٹھیک نہیں ہوا۔

نظام صحت

ملک میں تعلیم کا نظام ابتر ہونے کی وجہ سے اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے سوازی لینڈ کے لوگ ابتدائی طبی سہولتوں سے محروم ہیں اور کئی قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جن میں ایڈز جیسی مہلک بیماری بھی ہے۔ پچھلے سال کے جائزے کے مطابق ملک میں ۳۲ ہزار لوگ .H.I.V مثبت پائے گئے جو ملک کی آبادی کا تقریباً ۴ فیصد بنتے ہیں اور ۳۱۹ ایڈز کے مریض انتہائی تشویش ناک حالت میں تھے۔

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

خطبہ جمعہ

اچھی بات اور سچی بات میں ایک طاقت ہے اور جو بھی سچی اور اچھی بات اختیار کرے گا وہ لازماً طاقتور ہوگا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۹ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۹ ظہور ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۵)

قرآن کریم کی جس آیت کو میں نے گزشتہ جمعہ خطبے کا عنوان بنایا تھا وہ "**تعاونوا علی البر والتقوی**" والی آیت تھی یعنی وہ آیت جو نصیحت کرتی ہے کہ اچھی باتوں میں نیکیوں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور بری باتوں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا کرو۔ قرآن کریم بہت سے مضامین کو جوڑوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ایک آیت کا جوڑا ایک اور جگہ ملتا ہے اور دونوں جوڑے ایک دوسرے کے مضمون کو تقویت دیتے ہیں۔ تو تعاون سے مراد کیا ہے؟ صرف تعاون سے مراد یہ نہیں کہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہے وہ مانگو اور وہ دوسرا فریق تعاون کرتے ہوئے چیز تمہیں دے دے۔ تعاون کا اصل حقیقی مضمون اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے جو میں نے آج تلاوت کی ہے۔ اور اسی لئے گزشتہ خطبے کے آخر پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے وہ ارشادات بھی آپ کے سامنے رکھے جن کا تعلق نیکیوں کا حکم دینے اور بدیوں سے روکنے سے ہے۔

پس تعاون کس بات پہ کرو۔ اگر آپ کسی کو کچھ کہیں تو پھر تعاون کا سوال پیدا ہوتا ہے کسی بات سے روکیں پھر تعاون کا سوال پیدا ہوتا ہے اور ہر جگہ کسی طاقت کے حوالے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم اس پہلو سے ساری امت کو ہی صاحب امر بنا دیتا ہے۔ اب حقیقت میں صاحب امر ہونے کا راز اس میں ہے۔ ان دو آیات کے مضمون کو سمجھ لیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ اسلام میں کوئی ڈکٹیٹرشپ نہیں ہے۔ جہاں اطاعت کا حکم ہے وہ پابند ہے نیکی کی باتوں کے ساتھ، اتنا پابند ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو عورتوں کی بیعت لیتے وقت جو الفاظ وحی کے ذریعے سکھلائے گئے جو قرآن کریم میں موجود ہیں ان میں یہ ہے کہ ان سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا کرو کہ معروف باتوں میں تیری اطاعت کریں گی۔ میں نے پہلے ایک دفعہ اس مضمون پر روشنی ڈالی تھی کہ معروف باتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم غیرمعروف باتوں کا حکم دے سکتے تھے۔ معروف باتوں سے مراد آپؐ کے دائرہ حکم کو محدود کرنا نہیں بلکہ بڑھانا اور وسعت دینا ہے۔

قرآن کریم میں جو اوامر اور نواہی ہیں جو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہیں یا مومنین کو مخاطب کرتے ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سی نیکی کی باتیں ہوتی ہیں جو ان کی تشریحات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور براہ راست تشریح کا حوالہ دے کر کی جائے یا نہ کی جائے ہر اچھی بات کی بنیاد قرآن کریم میں موجود ہے اور یہ بحث اٹھانے کی ضرورت نہیں کہ قرآن کریم کی فلاں آیت میں یہ بات اس طرح ہے اس لئے اس کے تعلق میں تمہیں میری ہدایت پر عمل کرنا چاہئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تو تمام تر وحی کی بات فرمایا کرتے تھے پھر یہ جو فرمایا گیا کہ معروف میں میری اطاعت کروگی اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں میں اس بات کا کوئی واہمہ تک نہ رہے کہ جب بھی ہمیں حکم ملے ہم یہ پتہ کریں کہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ نہیں۔ معروف تو ایسی چیز ہے جو ہر زمانے کے ہر انسان پر، خطہ ارض کے ہر انسان پر برابر اطلاق پاتی ہے۔ معروف بات وہ ہے جو عرف عام میں دیکھنے سے اچھی معلوم ہو۔ اس کے لئے حکم کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ صاحب امر کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ زندگی کے کسی شعبے سے تعلق رکھنے والی بات ہو خواہ واضح طور پر قرآن کریم کے اوامر اور نواہی میں اس کا ذکر ہو یا نہ ہو تم پھر بھی اطاعت کروگی۔ اور اوامر و نواہی میں اطاعت کے لئے تو لازم ہے کہ ہر مومن جو بیعت کرتا ہے وہ ضرور اطاعت کرے کیونکہ اس کی بیعت ہی اللہ کے ساتھ ہے وہ سب کچھ بیچ بیٹھتا ہے خدا کے حضور۔ پس یہ جو مضمون ہے معروف میں اطاعت کا یہ اطاعت کے دائرے کو تنگ نہیں کرتا بلکہ بہت وسیع کر دیتا ہے۔

جو بات میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تمام امت کو صاحب امر بنایا گیا ہے اور قرآن کریم کی مختلف آیات سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ امتوں کو اپنا جانشین بنایا کرتا ہے۔ آیت استخلاف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے تمام نیکوکار غلاموں کو جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ ہم تمہیں اپنا خلیفہ بنائیں گے یا زمین میں خلیفہ بنائیں گے جیسا کہ پہلوں کو بنایا۔ یہ تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب ایک صاحب امر کے ذریعے کسی قوم کے سپرد دنیا کی اصلاح کی جائے تو اس قوم کا ہر فرد صاحب امر ہو جاتا ہے اور اس پہلو سے بڑے اور چھوٹے حاکم اور محکوم کی کوئی تفریق باقی نہیں رہتی۔ اس کی شرط یہ ہے کہ ہر شخص امر بالمعروف کرے اور نہی عن المنکر کرے۔ ہر شخص اچھی باتوں کا حکم دے اور نیکیوں کی طرف بلائے۔ اب نبی اور کیا کرتا ہے۔ یہی تو کرتا ہے۔ لیکن نبی ان معنوں میں بھی مامور ہے کہ اس کے سامنے بات سمجھ آئے یا نہ سمجھ آئے انسان کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کر سکتا، کوئی پس و پیش نہیں کر سکتا۔ مگر عامۃ المسلمین کے لئے صاحب امر بننے کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ایسی اچھی باتیں کریں ایسی بری باتوں سے روکیں کہ جس کے لئے کوئی شخص حوالہ مانگے ہی نہیں اور قرآن کریم کی نیکیاں دراصل تمام تر اسی نوع سے تعلق رکھتی ہیں مگر بعض اپنی نوع کے اندر ایسا مقام حاصل کر لیتی ہیں کہ ہر کہنے والے کو یہ سمجھانے کی طاقت نہیں ہوتی کہ یہ کیوں تمہارے لئے مفید ہے۔ جھوٹ کے متعلق تو کہہ سکتا ہے کہ جب میں تمہیں کہتا ہوں جھوٹ نہ بولو اور سچ بولو تو سب دنیا جانتی ہے کہ اچھی بات ہے۔ مگر پانچ وقت نماز اس طرح ادا کرو اور اس طرح نہ کرو یا سورج ڈھلے پر کس طرح کی عبادت کر سکتے ہو یا نہیں کر سکتے کتنی دیر بعد اور کتنی دیر پہلے اور روزمرہ وضو کیسے کرنا ہے نماز کے لئے کیسے کھڑا ہونا ہے، رکعتیں کیا ہوتی ہیں، اب ان کو کوئی انسان امر بالمعروف کے حوالے سے تو سمجھا نہیں سکتا۔ اس لئے اس کے لئے صاحب امر ہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہیں جن پر قرآن نازل ہوا۔ ان کا صرف یہی حوالہ کافی ہے کہ صاحب امر کو اللہ تعالیٰ نے مامور فرمایا اور یہ ہدایتیں دی ہیں اور تم پر اس کا ماننا فرض ہے۔

پس ان معنوں میں بھی مومن حقیقت میں صاحب امر بن جاتا ہے۔ جب وہ قرآن کا حوالہ دے گا تو اس وقت یہ سوال اٹھ ہی نہیں سکتا کہ تمہیں کیا خدا نے الہام کیا تھا۔ وہ کہے گا جس کو اپنے اس زمانے کے لئے یا ہر زمانے کے لئے خدا نے مامور بنایا ہے اس کو تو الہام کیا تھا اب میں وہی باتیں تمہیں کہہ رہا ہوں۔ لیکن یہ جو نصیحت ہے یہ مومنوں کے دائرے تک محدود رہتی ہے اور ان میں بھی ہر مومن صاحب امر ہے اور ہر روکنے والا خدا تعالیٰ کے نواہی کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اختیار رکھتا ہے کہ روکے۔ پس یہ جب مضمون وسعت کے ساتھ سمجھ آتی ہے تو نظام اسلام میں کسی ڈکٹیٹرشپ کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو جب یہ علم ہوا کہ کسی شخص نے اپنی امارت کا رعب جمانے کے لئے یا دیکھنے کے لئے کہ میری امارت کا حق ادا کرتے ہیں کہ نہیں آزمانے کی خاطر کہا کہ میں تمہیں کہتا ہوں تم سمندر میں چھلانگ لگادو یا آگ میں کود جاؤ، آگ کا موقع تھا وہ خاص طور پر، تو جب یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں کود جاتے تو جہنم میں کود جاتے۔ پس امر کے نام پر کسی مومن کو یہ کھلا اختیار ہی نہیں دیا قرآن کریم نے کہ جو چاہے اس کا امر دیدے۔ اوامر اور نواہی کھلے کھلے ہیں اور ہر بات کھول کر واضح طور پر بیان فرما دی گئی ہے۔ ہاں متشابہات کی دنیا ایسی ہے جس میں ہر شخص کو پتہ نہیں چلتا کہ مجھے کچھ کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے۔ امر بالمعروف میں جہاں عہد بیعت لیا گیا ہے وہاں بہت سا حصہ متشابہات سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر یہ نہیں فرمایا گیا کہ عورت اس طرح پردہ کرے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اس طرح پردہ کرو تو جنہوں نے بیعت کی تھی ان کا فرض ہے کہ وہ اسی طرح پردہ کریں۔ تو یہ وہ وسیع مضمون ہے جس میں تمام کی تمام امت خلیفہ بن جاتی ہے اور صاحب امر ہو جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ نیکی کی بات کرے اور برائی سے روکے۔ شرط یہ ہے کہ بھلائی کی طرف بلائے۔

اور یہ وہ مضمون ہے جو مومن اور غیرمومن سب پر یکساں اطلاق پا جاتا ہے۔ کوئی دنیا کی قوم ایسی نہیں جس کو آپ نیکی کی تعلیم دیں اور آگے سے وہ کہے کہ تم کون ہوتے ہو تمہیں کس نے مقرر کیا ہے۔

کسی حکومت کا کوئی پروانہ تو لا کے دکھاؤ جس نے تمہیں مقرر کیا ہو کہ ہمیں نیکیوں کی تعلیم دو۔ بے بس ہو جائے گا، نہیں کرے گا، زیادہ سے زیادہ عمل نہیں کرے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم ہوتے کون ہو مجھے اچھی باتیں کہنے والے۔ کسی کو آپ کہیں دھوپ سے اٹھو، سائے میں بیٹھو گرمی زیادہ ہے پاگل ہی ہوگا جو کہے گا کہ تم کون ہوتے ہو، تمہیں کس نے ٹھیکیدار بنایا ہے میرا۔ پس ٹھیکے دار تو نبی بھی نہیں ہوتا لیکن ٹھیکیدار نہ ہونے کے باوجود اس کے حکم میں اتنی طاقت ہے کہ اس کا انکار کرنے والا پاگل ہوگا کیونکہ وہ سچائی پر مبنی حکم دیتا ہے وہ معروف کے حکم دیتا ہے بدیوں سے روکتا ہے۔ تو دراصل طاقت مضمون میں ہوتی ہے اور جو مضمون کوئی شخص اختیار کرتا ہے اسی لحاظ سے یا وہ طاقتور ہو جاتا ہے یا وہ کمزور ہو جاتا ہے۔

> **ہر وہ معاملہ جس کا دین کی بقا سے تعلق ہو، ہر وہ معاملہ جس کا اسلامی معاشرے کی حفاظت سے تعلق ہو اگر کوئی ایسی بات کرتا ہے جو اس معاشرے میں رخنہ ڈالنے والی ہو، جو نظام کو کمزور کرنے والی ہو اسکے متعلق پردہ پوشی کا کہیں کوئی حکم نہیں ہے بلکہ قرآن فرماتا ہے لازم ہے کہ وہ تم اولواالامر لوگوں کی طرف پہنچایا کرو۔**

اچھی بات اور سچی بات میں ایک طاقت ہے اور جو بھی سچی اور اچھی بات اختیار کرے گا وہ لازماً طاقتور ہوگا۔ خواہ خدا تعالیٰ نے اس کو مامور کیا ہو یا نہ کیا ہو پھر بھی وہ مامور ہوگا۔ لیکن خدا اسے مامور کرتا ہے کیونکہ یہ باتیں جو سچائی اور نیکی کی باتیں ہیں یہ ہر مذہب کا خلاصہ ہیں۔ پس خدا نے جب بھی کبھی کسی مذہب کو نازل فرمایا اس میں اچھی باتوں اور سچی باتوں پر مامور کیا گیا۔ اور ہر شخص آزاد ہے جب چاہے جتنا چاہے اپنا دامن ان سے بھر لے اور جتنا سچائی اور بھلائی سے وہ اپنا دامن بھرتا چلا جاتا ہے وہ مامور ہوتا چلا جاتا ہے، صاحبِ امر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ وقت ہے کہ جماعت احمدیہ کو صاحبِ امر بننا ہوگا اور ان شرائط کے ساتھ بننا ہوگا جو قرآن کریم نے پیش فرمائی ہیں کیونکہ دعوت الی اللہ کا صاحبِ امر ہونے سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بھی اس مضمون پر بہت ہی دلپذیر رنگ میں جو دلوں کو کھینچنے والا رنگ ہے اس سے روشنی ڈالی ہے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے کلام کا جو جذب ہے اس کی کوئی مثال آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ چند فقروں میں اتنی گہری باتیں فرما جاتے ہیں، اتنی دلوں کو کھینچنے والی باتیں ہیں کہ اس کا کوئی توڑ نہیں کسی کے پاس، مجبور ہے کہ کھچا چلا آئے۔

پس اس حوالے سے میں نے اس مضمون کو سمجھانے کی خاطر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی کچھ احادیث آج کے لئے چنی ہیں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات ہیں جو اسی مضمون پر قرآن اور سنت کے لحاظ سے روشنی ڈال رہے ہیں۔ ترجمہ سورہ آل عمران کی اس آیت کا جو نمبر ۱۰۵ آیت ہے یہ ہے **ولتکن منکم امۃ یدعونَ الی الخَیرِ** لازماً تم میں سے ایک امت ایسی رہنی چاہئے **یدعونَ الی الخَیرِ** جو بھلائی کی طرف بلاتی رہے۔ اور اس امت کی تعیین نہیں ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ ہر فرد بشر خیر کی طرف بلانے کی طاقت رکھتا ہو۔ اپنی ذہنی قلبی صلاحیتوں کے اعتبار سے، اپنے دائرہ اثر کے لحاظ سے، اپنی دیگر مصروفیات کے لحاظ سے، صحت اور بیماری کے لحاظ سے ہر شخص کی طاقتیں الگ الگ ہیں لیکن ایک صالح امت میں ایک بڑا حصہ ایسا ضرور موجود رہتا ہے جو اپنے آپ کو بھلائی کی طرف بلانے پر وقف کر دے اور یہی وہ ہدایت ہے جو اس آیت کے آغاز میں دی گئی ہے۔

ولتکن منکم امۃ یدعونَ الی الخَیرِ وہ وقف ہو جائے اس بات پر کہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور بھلائی کی طرف بلانا اور **یَامرونَ بالمَعروف** میں ایک فرق کیا گیا ہے۔ بھلائی کی طرف بلانا ایک دعوت عام ہے جس کا دراصل تعلق دعوت الی اللہ سے ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے جہاں دعوت الی اللہ کا پیغام دیا ہے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا سب سے اچھی بات، سب سے پیاری بات ہے "**و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ و عمل صالحاً**" اس سے زیادہ خوبصورت بات کیا ہوگی جو خدا کی طرف دعوت دے اور نیک عمل کرتا ہو، جس کے اعمال اس کی اس دعوت کو سچا کر دکھائیں۔ تو یہ خیر جو ہے یہ دراصل خدا کی طرف بلانا ہے اور نیک کاموں کی طرف بلانا ایک ہی بات بن جاتا ہے۔ نیک کاموں کی طرف بلانے کا مطلب لازم نہیں کہ خدا کی طرف بلایا جائے مگر خدا کی طرف بلانے کا لازماً یہ مطلب ہے کہ نیک کاموں کی طرف بلا لیا جائے۔ پس خدا کی طرف بلانا حاوی ہے ہر نیکی کے اوپر۔

"**ولتکن منکم امۃ یدعونَ الی الخَیرِ وَ یَامرونَ بالمَعروف**" دعوت اور امر میں دیکھیں کیسا فرق کر کے دکھا دیا۔ اگر خیر عام معروف ہوتی تو اس کے لئے بھی امر کا لفظ استعمال ہونا تھا۔ پھر دعوت ایک ایسی چیز ہے جسے اگلے رد بھی کر لیتے ہیں قبول بھی کر لیتے ہیں مگر امر میں ان کو اختیار نہیں ہے رد کرنے کا۔ تو فرمایا تم خدا کے رستوں کی طرف بلاؤ خواہ لوگ مانیں یا نہ مانیں بلاتے چلے جاؤ ان کو اختیار ہے قبول کریں یا نہ کریں لیکن جب تم نیک کاموں کی طرف بلاؤ جو عرف عام میں نیک ہیں تو تم صاحب امر ہو جاؤ گے۔ پھر وہ خدا کو نہ بھی مانیں تو تمہاری باتوں کو انہیں ماننا پڑے گا کیوں کہ اچھی باتوں کا انکار پاگل پن ہے اور کبھی بھی کوئی شخص اچھی باتوں کے تعلق میں حوالے نہیں مانگا کرتا کہ تمہیں کس نے اختیار دیا تھا۔ پس "**یامرون بالمعروف**" ایک عام حکم ہے نیکی کا جسے جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے۔

"**و ینھون عن المنکر**" اور بدیوں سے روکتے چلے جائیں۔ ان باتوں میں بہت سی نصیحتیں ہیں اور بہت سے فوائد مضمر ہیں۔ اول تو میں نے جیسا کہ گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا وہ قوم جسے نیکی کی باتیں کہنے کی اور نیکی کی باتوں میں تعاون کرنے کی عادت ہو کیونکہ دوسرا جوڑ اس آیت کا وہ ہے کہ "**تعاونوا علی البر والتقوی**" تمہیں جب نیکی کی طرف بلایا جائے تو تعاون کیا کرو پیچھے نہ بیٹھ جایا کرو۔ فرمایا جن کو یہ توفیق ہو وہ لوگ اطاعت کے گویا مرقع بن جاتے ہیں کیونکہ اطاعت کا مضمون اوپر سے نیچے تک نیکیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کو یہ پوچھے بغیر اطاعت کی عادت پڑ جائے کہ تم مامور ہو بھی کہ نہیں کیسے ممکن ہے کہ جن کو خاص کاموں پر مامور کیا جائے ان کی اطاعت کے متعلق سوال اٹھائیں۔

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

عمدہ کوالٹی

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ، ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

پس بہترین اطاعت وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے شروع ہوتی ہے۔ اور بہترین دعوت الی اللہ وہ ہے جو دعوت الی الخیر سے شروع ہوتی ہے۔ یہ تین باتیں اگر جماعت احمدیہ مضبوطی سے پکڑ لے تو جماعت احمدیہ کی ہمیشہ کی بقاء کے لئے جب تک وہ ان باتوں پر قائم رہے یہ ضمانت ہو جائیں گی۔ یہ تین باتیں اگر جماعت مضبوطی سے پکڑ لے تو ان کی دعوت الی اللہ میں بھی غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائے گی اور بنی نوع انسان ان کو اپنا سچا ہمدرد سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ لیکن ایک اور فائدہ جو میرے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ جب یہ فرمایا "و عمل صالحاً" تو اس کا تعلق صرف دعوت الی اللہ سے نہیں بلکہ "یدعونَ الی الخیرِ وَ یَامرونَ بالمَعروف وَ یَنھَونَ عَنِ المنکر" سے بھی ہے کیونکہ قرآن کریم یہ بات خوب کھول رہا ہے کہ اگر تم بدکردار ہو تو تمہیں نیکیوں کی طرف بلانے کا حق نہیں رہتا۔ اگر تم جھوٹے ہو تو تم سچائی کی طرف بلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

آپ جتنی سچائی کے ساتھ اپنے آپ کو نیکیوں کا حکم دیں گے اپنے وجود کو بدیوں سے روکنے کی کوشش کریں گے جوں جوں آپ کا قدم آگے بڑھے گا آپ میں ایک قوت قدسیہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

بعض دفعہ ایک کمزور آدمی بھی مجبور ہے ان اوامر کی طرف بلانے پر جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں اوامر کے طور پر۔ لیکن جتنا وہ ان اوامر پر خود عمل نہ کرتا ہو، ان احکامات پر جس حد تک وہ خود عاری ہو عمل کرنے سے اس حد تک اس کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ایک شخص جب تک کمال درجے کی نیکی کی انتہاء تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک کسی کو نیکی کی طرف بلائے نہ۔ یہ تو ناممکن ہے کیونکہ اس صورت میں سب نیکی کی طرف بلانے والے ہار کے بیٹھ رہیں گے۔ اگر وہ اپنی بدیوں پر نظر ڈالیں اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھیں تو کوئی بھی اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھے گا کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلا سکے۔ پس مراد یہ ہے کہ توجہ رکھنا اس بات کی طرف، تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ جب تم بلاؤ تو اپنے نفس کی بھی نگرانی کرو۔ جہاں تک دنیا کا تعلق ہے تمہاری بات میں طاقت تبھی پیدا ہوگی اگر دنیا کو کم سے کم یہ معلوم ہو کہ جن باتوں کی طرف تم بلاتے ہو تم دیانت داری سے ان کو قبول کرتے ہو، جہاں تک توفیق ہے ان پر عمل کی کوشش کرتے ہو۔

یہ جو شرط ہے "جہاں تک توفیق ہے" یہی وہ شرط ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بیعت میں داخل فرما دی۔ بیعت کے الفاظ میں داخل فرما کر ہر ایسے شخص کو ایک قسم کی جرات تو نہیں کہنا چاہئے ایک قسم کا حوصلہ دیدیا جو اتنا بڑا عہد کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ مجھ سے ایک دفعہ ایک غیر مسلم نے جو بیعت کا ارادہ کر چکا تھا یہی سوال کیا کہ دل تو میرا بہت چاہ رہا ہے مگر اتنا بڑا وعدہ ہے جس کے لئے ہمت نہیں پڑتی۔ تو میں نے کہا تم الفاظ پر غور کرو اس میں یہ ہے کہ میں کوشش کرتا رہوں گا۔ کیا تم دیانت داری سے نیکی کی کوشش بھی نہیں کرو گے تو فوراً اس کو شرح صدر نصیب ہو گیا۔ اس نے کہا نیکی کے جس مقام پر بھی ہو کوشش تو کرنی ہی کرنی ہے اور بدی سے چھٹکارے کی بھی کوشش ہی ہوتی ہے۔ مگر کوشش میں اور کوشش میں فرق ہوتا ہے۔ ایک کوشش وہ ہے جو خالص نیت کے ساتھ اس پختہ ارادے کے ساتھ کی جاتی ہے کہ جب تک طاقت ہے میں یہ ہمت نہیں چھوڑوں گا، یہ کوشش نہیں چھوڑوں گا کہ بدیوں کو ترک کروں اور نیکیوں کو اختیار کروں۔ ایک کوشش کا مطلب ہے کہ خیال ہے کہ ہاں چھوڑ دیں گے لیکن باہمت ارادہ پیدا نہیں ہوتا اور باہمت عمل اس کے پیچھے نہیں آتا۔ ایسی کوشش بے معنی ہے۔ پس نیکی اور بدی کا آخری فیصلہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے وہ اس بات پر ضرور نگاہ رکھتا ہے اور احادیث نبویہ سے یہ قطعاً ثابت ہے کہ کوشش میں سچائی تھی کہ نہیں۔ اگر کوشش سچی ہے تو عہد بیعت سچا ہے۔ اگر کوشش سچی ہے تو آپ کو خیر کی طرف بلانے کا حق ہے۔ اگر کوشش سچی ہے تو معروف کی طرف بلانے کا حق ہے چاہے آپ میں خامیاں بھی موجود ہوں۔ کوشش سچی ہے تو بدیوں سے روکنے کا حق ہے چاہے آپ میں خامیاں موجود ہوں۔ مگر خامیوں کو پالتے ہوئے، ان کو اس طرح قبول کرتے ہوئے گویا وہ آپ کی زندگی کا حصہ بن گئے ہیں پھر جب آپ یہ کام کریں گے تو اس کو منافقت کہتے ہیں اور منافقت میں کوئی برکت نہیں ہوتی۔ پس آپ نے اپنی کمزوریوں کے باوجود دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ آپ نے اپنی کمزوریوں کے باوجود نیکیو نکی طرف یا معروف باتوں کی طرف بلانا ہے اور بد باتوں سے روکنا ہے اور آپ نے پوری کوشش کرنی ہے کہ آپ میں نفاق نہ ہو۔ نفاق تب پیدا ہوتا ہے اگر انسان ایک چیز کو قبول کر کے اس پر قائم ہوتے ہوئے راضی ہو کر پھر یہ دکھاوا کرے کہ میں تو روک رہا ہوں، میں تو نہیں ایسا۔ اگر اس پہلو سے کوئی شخص کرتا ہے تو وہ بہت بڑا جرم ہے جو کفر سے بھی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے ان احتیاطوں کو پیش نظر رکھیں کیونکہ نیکی کا مضمون احتیاط کے تقاضے رکھتا ہے اور ان تقاضوں کا مثبت جواب ہمیں دینا ہوگا۔ بہت باریک محنت کا مضمون ہے، باریک نظر کا مضمون ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں جماعت احمدیہ ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حق ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔

اس کے ساتھ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس کی اصلاح لازم ہے جب بھی ایک شخص کہتا ہے یہ کام نہ کرو تو اگر اس کا ضمیر زندہ ہے تو اسے خود بخود بتائے گا، ہیں ہیں تم کس بات سے روک رہے ہو تم تو یہی کام کرتے ہو۔ پھر اگر وہ مجبور ہے دعوت دیتے چلے جانے پر تو اس کے اندر ایک عجز پیدا ہوگا، ایک انکساری پیدا ہوگی، ایک غم پیدا ہوگا دعاؤں کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا اے خدا مجھے تو نے مامور کر دیا میں بے اختیار ہوں میری بدیاں بھی مجھ پر قابو پائے ہوئے ہیں تو ہی ہے جو مجھے ان سے نجات بخشے۔ تو اس احساس کے ساتھ نیکی کے حصول کے لئے ایک ایسی گہری تڑپ پیدا ہو جاتی ہے اور دعاؤں کے ذریعے اس تڑپ کو ایک تقویت نصیب ہوتی ہے۔ ایک اندرونی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اس تڑپ میں جس کی وجہ سے بالآخر نیکیوں کو غلبہ مل جاتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو مثبت فوائد نصیحت کرنے والے کے لئے رکھتا ہے اور نیکی کی طرف بلانے والے کے لئے رکھتا ہے، بدیوں سے روکنے والے کے لئے رکھتا ہے۔

اگر اس طریق پر آپ اس آیت کریمہ پر عمل کریں تو ایک مسلسل اصلاح کا نظام جاری ہوگا۔ آپ صاحب امر ہوں گے دوسروں کے لئے تو اپنے لئے بھی صاحب امر ہوں گے۔ اور وہی امر کا مالک ہے جو اپنی دنیا پر بھی حکومت کرتا ہے۔ اور غیر کی دنیا پر بھی حکومت کرتا ہے۔ اور غیر پر امر کی طاقت اپنے پر امر کی طاقت سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی کا نام قوت قدسیہ ہے۔ ورنہ قوت قدسیہ کا اور کوئی مضمون نہیں ہے، کوئی مفہوم نہیں بنتا۔ آپ جتنی سچائی کے ساتھ اپنے آپ کو نیکیوں کے حکم دیں گے اپنے وجود کو بدیوں سے روکنے کی کوشش کریں گے جوں جوں آپ کا قدم آگے بڑھے گا آپ میں ایک قوت قدسیہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ پھر جب آپ غیروں کو روکیں گے اور غیروں کو بلائیں گے کسی اچھی بات کی طرف تو آپ کی آواز میں طاقت پیدا ہو جائے گی، کسی دلیل کی محتاج نہیں۔

یہ طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میں اس درجہ بڑھ گئی کہ آپ کا قرب ہی نیک کر دیتا تھا۔ آپ کا محض تلاوت کرنا ہی اتنی بڑی طاقت پیدا کر دیتا تھا کہ کسی سمجھنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی، کسی حکمت کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ اپنی ذات میں آپ زندہ کرنے والے وجود بن گئے تھے، مردوں سے زندہ کر دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اسی مضمون کو آپ کے حوالے سے کھولا اور

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISEBURO
FREIHAUS-LIEFFRUNG DER BILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT

پی۔آئی۔اے لاہور نان سٹاپ ۱۵۹۹ مارک
پی۔آئی۔اے لاہور براستہ کراچی ۱۴۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے صرف کراچی تک ۱۱۹۹ مارک
(یہ قیمتیں ۱۴ دسمبر ۹۶ء تک ہیں)
ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۹۹۹ مارک
(ٹکٹ صرف ۳۵ دن کے لئے کارآمد ہے)

ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۱۰۵۰ مارک
(یہ ٹکٹ ۴ ماہ کے لئے کارآمد ہے)
ایئر انڈیا دہلی کے لئے ۱۵۵۰ مارک
گلف ایئر دہلی کے لئے ۱۱۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے نیویارک کے لئے ۶۱۵ مارک
ایئر فرانس مانٹریال کے لئے ۶۷۰ مارک

نوٹ: ٹرکش ایرلائن کے ذریعہ پاکستان جانے والے احباب کے لئے اطلاع ہے کہ اوپر دی گئی قیمتیں ۳۱ اکتوبر ۹۶ء تک کے لئے ہیں۔ یکم نومبر سے نئی قیمتیں ہوں گی۔ جس وقت بھی ٹرکش ایرلائن سے نئی قیمتیں وصول ہوئیں اور جو بھی کمی بیشی ہوئی اس کا اعلان اخبار الفضل انٹرنیشنل میں کر دیا جائے گا۔

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں

FLUGE AB FRANKFURT NURNBERG MUNCHEN BERLIN HAMBURG
STUTTGART
ZZGL FLUGHAFEN STEUER U. SICHERHEITS GEB VON-8-50,D.M.
SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-5978843

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Ring : 0181-265-6000

بیان فرمایا کہ یہ فرق ہے پہلے انبیاء میں جن کے مطیع دوسرے انبیاء ہوا کرتے تھے اور اس نبی میں جس کا مطیع آج میں ہوں۔ عیسیٰؑ نہیں کہہ سکتا، نہ اس نے کبھی کہا کہ اے موسیٰؑ تجھ پر سلام تو نے مجھے زندہ کر دیا مگر میں اپنے آقا پہ سلام بھیجتا ہوں دن رات درود بھیجتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہاں اے میرے آقا تو نے مجھے زندہ کر دیا اگر تو نہ ہوتا تو میں بھی نہ ہوتا۔ اور فرمایا یہ قوت قدسیہ تیرہ سو سال میں بھی کمزور نہیں پڑی۔ آج بھی اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے جیسے اس وقت رکھتی تھی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس دنیا میں موجود تھے اور قیامت تک یہ زندہ کرتی رہے گی۔

نیک کاموں کی طرف بلانے کا مطلب لازم نہیں کہ خدا کی طرف بلایا جائے مگر خدا کی طرف بلانے کا لازماً یہ مطلب ہے کہ نیک کاموں کی طرف بلایا جائے۔

پھر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے غلام ہیں ان میں بھی درجہ بدرجہ یہ قوت آتی ہے اور آ سکتی ہے اگر ان نصائح پر عمل کیا جائے جو قرآن کریم نے پیش فرمائیں اور جن کی تشریحات احادیث نبویہ سے ملتی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ حدیث مسند حضرت امام اعظم کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ اب دیکھیں کیسا پیارا کلام ہے، حیرت انگیز، عام طور پر لوگ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں صرف کہ جو نیک باتوں کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی ثواب ملے گا گویا اس نے عمل کر لیا حالانکہ یہ مضمون زیادہ وسیع ہے۔ فرمایا میری امت کے نیکی کی طرف بلانے والے عمل میں بھی نیک ہوتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ نیکی کی طرف بلائیں اور خود نیک نہ ہوں۔

اور پھر دوسرا وعدہ بھی اس میں شامل ہو گیا تمہارے بلانے کی وجہ سے اگر نیک عمل پیدا ہوں گے تو ان کا ثواب بھی تمہیں ملے گا۔ تھوڑے سے کلام میں کتنے حیرت انگیز مضامین کے سمندر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سمو دیا کرتے تھے۔ ان کتابوں میں جب آپ دیکھیں گے تو ساتھ یہ لکھا ہوتا ہے یعنی عمل کرنے والے کا ثواب اس کو بھی ملے گا اور اصل بات بھول جاتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ میری امت میں مجھ سے نیکی سیکھنے والوں میں یہ بات ناممکن ہے کہ کسی نیک عمل کی طرف بلا رہے ہوں اور اس نیک عمل کی ان کو توفیق نہ ہو۔ پس اس پہلو کو مدنظر رکھ کر ہم نے داعی الی اللہ بھی بننا ہے اور آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بننا ہے۔ یعنی معروف باتوں کی طرف بلانے والا، ان کی ہدایت کرنے والا اور بدیوں سے روکنے والا۔

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اب اس حدیث کو میں نے عمداً یہاں رکھا ہے حالانکہ بظاہر اس مضمون سے تعلق نہیں ہے۔ کسی بھائی کی حاجت روائی کرنا ایک نیکی ہے جو کسی اور کی ضرورتیں پوری کرتا ہے اللہ اس کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ پس اگر کوئی محض اللہ کی خاطر کسی کی نیکی کی ضرورتیں پوری کر رہا ہو اسے بدیوں سے روک رہا ہو اور للّٰہ کر رہا ہو اور اس کے اندر کمزوریاں ہوں اور نیت پاک ہو تو یہ حدیث اس کے لئے بھی ایک خوش خبری ہے کہ جب تک وہ خدا کی خاطر بھلائیوں کی تعلیم دیتا ہے اور بدیوں سے روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر بھلائیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور بدیوں سے اس کو روکتا چلا جاتا ہے۔

اور یہ میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے مختلف تنظیموں میں میں نے کام کیا ہے وہ کام کرنے والے جو للّٰہ ان باتوں پر مامور ہو جایا کرتے ہیں، مقرر کر دیئے جاتے ہیں ہمیشہ ان کے اخلاق، ان کے اعمال میں ترقی ہوتی ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک شخص خدام الاحمدیہ کے کسی چھوٹے سے عہدے سے کام شروع کرے اور اس میں کمزوریاں ہوں اور اوپر تک جاتے جاتے وہ ساری کمزوریاں اسی طرح رہیں یا خوبیاں کم ہوں اور پھر بھی کم خوبیوں کے ساتھ وہ اوپر بڑھتا چلا جائے، کم خوبیوں کے ساتھ ہی وہ اوپر ترقی کرتا جائے۔ اس کا ہر دن بدلتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کے اندر پاک اخلاق پیدا ہوتے ہیں اس کی شخصیت میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اور لازماً اگر وہ اخلاص کے ساتھ خدمت کرتا ہے تو بالآخر نیک انجام کو پہنچتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مدد ہے جو فطری تقاضوں کے طور پر بھی ہے اور غیر معمولی بیرونی مدد کے طور پر بھی آتی ہے۔ اور صاحب تجربہ جانتے ہیں کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اس کی کمزوریاں دور کرنے کے لئے ایسے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے کہ اچانک اس کو نصیحت آتی ہے۔ بعض دفعہ ٹھوکریں کھاتا ہے، بعض دفعہ محبت اور پیار کے رستے سے اس کی تربیت فرماتا ہے۔ مگر جب تک وہ دوسروں کی تربیت میں ہے خدا ضرور اس کی تربیت کے سامان کرتا ہے۔ یہ وعدہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں دیا۔

ایک اور حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے مسلم کتاب الذکر میں باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر، یہ عنوان ہے اس حدیث کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیف کو اس سے دور کرے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا یہ عمل جس کا وعدہ فرمایا گیا ہے وہ محض دنیا کی اصلاحوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس دنیا کی زندگی میں جو باتیں ٹھیک ہونے سے رہ بھی جائیں، ان کی اصلاح نہ بھی ہو سکے خدا تعالیٰ اتنا اجر عطا فرماتا ہے نیکی کی طرف بلانے والے اور بدیوں سے روکنے والے کو کہ اس کی وہ بے چینیاں دور کر دیتا ہے جو ان اعمال کے نتیجے میں ہیں جو اصلاح پذیر نہ ہو سکیں، ان کمزوریوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جن کی اصلاح نہ ہو سکی، جن کو دور نہ کیا جا سکے۔ تو اللہ تعالیٰ کا اجر کا معاملہ اس دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے اس دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

اس سے زیادہ عظیم نصیحت کرنے والا کب دنیا میں کسی نے دیکھا۔ ناممکن ہے۔ ساری کائنات میں مصلحین پر نظر ڈال کے دیکھ لیں محمد رسول اللہ سے بڑھ کر، صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم، گہرائی میں اتر کر نصیحت کرنے والا اور ایسی نصیحت کرنے والا جو کھینچ لے بڑی قوت کے ساتھ۔ کبھی آپ کہیں دنیا میں نہیں دیکھیں گے نہ ہو سکتا تھا، نہ ہوا ہے، نہ آئندہ ہوگا مگر آپ جو ہیں آئندہ کسی الگ ناصح کی اس لحاظ سے ضرورت نہیں کہ جو ناصح بھی اٹھے گا آپ ہی کی نصیحتیں لے کے اٹھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کب اپنی طرف سے کچھ مزید اضافہ کیا وہی کاروبار ہے جسے لے کر چلے ہیں اور اسی میں طاقت ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت کو یا نصائح کو غور سے دیکھیں اور ان میں جوڑ ملائیں اور معلوم کریں کہ یہ کس مضمون سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ جب آپ ان کو سمجھیں گے تو حیرت کے سمندر میں غرق ہو جائیں گے یہ کتنا عظیم نبی ہے۔

اور اب اصلاح کی طرف بلانے کے لئے دیکھیں کتنی پیاری بات ہے کہ تمہارا اس سے بہتر سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ تم نیکیوں کی طرف بلا رہے ہو خدا کی خاطر کرو تمہاری کمزوریاں ہیں جنہیں تم دور کرنے کی کوشش کرو گے تو تمہاری نیکیوں کی آواز میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور جو تمہاری طاقت نہیں ہے وہ آسمان سے اترے گی اوز اللہ تمہارا مددگار بن جائے گا۔ تمہاری کمزوریاں دور کرتا رہے گا اور تمہاری نصیحت پر جو نیک عمل کرے گا اس کے اجر بھی تمہیں دیتا رہے گا۔ اور اگر کمزوریوں سمیت تم مر گئے اور اس سفر کا ابھی انجام نہیں تھا یعنی اس کی آخری منزل نہیں پہنچی تھی اور تم پہلے مر گئے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا بھی ضامن ہے کہ تمہاری کمزوریوں کے نتیجے میں جو بے چینیاں اور کرب تمہیں آخرت میں ستانے

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجیئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجیئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

FOZMAN
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 | 0181-553 3611

تھے ان کو دور فرما دے گا۔ کتنا عظیم سودا ہے، کتنا عظیم الشان وعدہ ہے جو ایک چھوٹی سی بات سے تعلق رکھتا ہے کہ خلوصِ نیت سے نیکی کی طرف بلائیں، خلوص نیت اور پیار کے ساتھ بدیوں سے روکنے کی کوشش کریں۔

بہترین اطاعت وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے شروع ہوتی ہے۔ اور بہترین دعوت الی اللّٰہ وہ ہے جو دعوت الی الخیر سے شروع ہوتی ہے۔

اس حدیث کی آگے تفاصیل ہیں۔ ان کو براہ راست اس مضمون سے اگر نہ بھی باندھا جائے تو پھر بھی وہ بہت ہی گہرا اثر رکھنے والی نصیحتیں ہیں اس لئے میں وہ ساری آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا جس شخص نے کسی تنگ دست کو آرام پہنچایا اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ اب تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرنا جو شخص ایسا کرتا ہے وہ نصیحت بھی تو کرتا ہے۔ اس لئے کلیۃً بے تعلق بات نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے "**و تواصوا بالصبر و تواصوا بالمرحمة**" مومن وہ ہیں جو کمزوروں اور مجبوروں کو صبر کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں اور آگے رحمت کی نصیحت کرتے ہیں کہ تم بھی لوگوں سے رحمت کا سلوک کرو اور سب سے زیادہ غریبوں کی ضرورت پوری کرنے کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے توجہ دلائی ہے۔ تو آپؐ بتا تو نہیں رہے کھل کے کہ تم سب کی نیکیوں کا اجر خدا مجھے بھی دے گا مگر آپ کو سمجھانے کی خاطر آپ کے نفس کے حوالے سے وعدہ دے رہے ہیں کہ تم اگر کرو گے تو تمہارے دائرہ کار میں جہاں جتنی جتنی بھی نیکی پھیلے گی اللہ اس کا اجر دے گا، جتنے دکھ دور ہوں گے خدا تمہیں ان کا اجر دے گا۔

پھر فرماتے ہیں جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اب یہ جو نصیحت ہے اس کا ہمارے معاشرے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پردہ پوشی کا مضمون بہت اہم ہے۔ انفرادی کمزوریاں جو ہیں ان میں پردہ پوشی کا ہی حکم ہے۔ لیکن وبائی کمزوریوں میں پردہ پوشی کا حکم نہ صرف یہ کہ نہیں ہے بلکہ ایک جرم بن جاتی ہے۔ ہر وہ معاملہ جس کا دین کی بقاء سے تعلق ہو ہر وہ معاملہ جس کا اسلامی معاشرے کی حفاظت سے تعلق ہو اگر کوئی ایسی بات کرتا ہے جو اس معاشرے میں رخنہ ڈالنے والی ہو جو نظام کو کمزور کرنے والی ہو اس کے متعلق پردہ پوشی کا کہیں کوئی حکم نہیں ہے۔ بلکہ قرآن فرماتا ہے لازم ہے کہ وہ تم اولوالامر لوگوں کی طرف پہنچایا کرو۔ جب ایسی باتیں سنو تمہارا فرض ہے کہ وہ جن کو خدا نے عقل اور فہم عطا کیا ہے، جو جانتے ہیں کہ پیچھے کیا کیا محرکات کام کر رہے ہیں جو تجزیہ کر سکتے ہیں یعنی اس کی بدیوں سے جماعت کی حفاظت کر سکتے ہیں فرمایا ان تک ضرور پہنچاؤ۔ اور وہاں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تک پہنچانے کا حکم نہیں بلکہ سب ایسوں کی طرف پہنچانے کا حکم ہے۔ یعنی جمع کا صیغہ ایسا استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں اگر ایک جگہ کوئی امیر ہے اس کے چھوٹے دائرے میں بھی کوئی ایسی حرکت ہو رہی ہے تو پردہ پوشی کے نام پر آپ کہیں کہ اس نے بات تو ایسی کی تھی جس سے جماعت کو نقصان پہنچتا تھا، جس سے جماعت کے وقار کو ٹھوکر لگتی تھی، جس سے لوگوں کے اخلاص کو صدمہ پہنچتا تھا مگر ہم نے دیکھو پردہ پوشی کرلی، یہ پردہ پوشی نہیں ہے۔ یہ بےوفائی ہے سلسلے کے اعلیٰ مفادات سے اور جماعت سے بےوفائی ہے جس کو نقصان پہنچے گا۔

مگر ایک شخص کمزوری کرتا ہے چھپ کے کرتا ہے، وہ خدا کی آنکھوں سے تو چھپ نہیں سکتا بنی نوع انسان سے کم سے کم شرم تو کرتا ہے، آپ اس کی کمزوری پر اطلاع کرتے ہیں اور اس کا چرچا کر دیتے ہیں یہ پردہ پوشی کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا اپنی ستاری کا پردہ تم سے بھی اٹھا لے گا۔ اور اگر خدا کی ستاری نہ رہے تو ہر انسان ننگا ہے۔ یہ تو وہ حمام ہے جس میں سب کی نظر ہے۔ شیشے کا حمام ہے ہر کوئی دیکھ لے گا اگر خدا کی طرف سے ستاری کا پردہ نہ ہو۔ ہر لمحہ خدا کی ستاری کے اندر چھپے ہوئے ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ زندگی دنیا ہی میں جہنم بن جاتی۔ تو اس لئے یہ مضمون اچھی طرح سمجھ لیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پردہ پوشی کا حکم دیتے ہیں تو وبا والی بیماریوں سے پردہ پوشی کا حکم نہیں دیتے۔ جس شخص میں وبائی بیماری ہے اور آگے پھیلا سکتا ہے اس کی اطلاع اولوالامر کو کرنا جہاں جہاں بھی وہ اولوالامر ہو لازم ہے۔ اور جہاں اس کی ذاتی کمزوری ہے اور اس کمزوری کے علم سے کسی کو فائدہ نہیں ہوگا بلکہ نقصان کا خطرہ ہے ایسی صورت میں اگر کوئی پردہ دری کرتا ہے تو اپنا نقصان کرے گا، اپنی عاقبت خراب کرے گا اور قوم کو نقصان پہنچائے گا۔ قوم کو نقصان اس طرح پہنچتا ہے کہ مثلاً بعض جماعتوں کی طرف سے مجھے بعض لوگ لکھتے ہیں کہ فلاں امیر صاحب ہیں ان میں یہ یہ کمزوریاں ہیں اور ہم نے جب یہی بات کی تھی تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ہمارا کیا جرم ہے؟ سچ بولا ہے ہم نے۔ سوال یہ ہے کہ تمہارے متعلق بھی اگر سچ بولے جائیں اس طرح تو تمہارا کیا حال رہے گا۔ تمہاری بیوی بچوں کے متعلق ایسے سچ بولے جائیں تو تمہارا کیا حال رہے گا۔ اگر وہ ایسی کمزوریاں ہیں جو منظر عام پر نکلی ہیں تو پھر بھی تمہارا فرض یہ نہیں ہے کہ تم لوگوں کو بتاؤ۔ پھر تم پر لازماً یہ فرض بن جاتا ہے کہ بالا افسران تک اس کو پہنچاؤ یا اس کو مل کر نصیحت کرو۔ اگر وہ کام نہیں کرتی تو بالا افسران تک پہنچاؤ۔ اگر وہاں شنوائی نہیں ہوتی تو اوپر پہنچاؤ جہاں تک بندوں میں تمہاری رسائی ہے تمہارا فرض ہے کہ پہنچاتے چلے جاؤ کیونکہ اب یہ کمزوری ذاتی نہیں رہی بلکہ فحشاء بن گئی ہے۔ مگر ذاتی کمزوریوں کا جہاں تک تعلق ہے قرآن حدیث میں پردہ پوشی کا ہی حکم ہے اور اللہ بھی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پس ایسے لوگ جو لوگوں کے پردے کھینچتے ہیں اللہ ان کے پردے کھینچ لیا کرتا ہے۔

اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی یہی حیاء کا پردہ ہے جو آپ اپنے لئے رکھتے ہیں اور اپنے بھائی کے لئے بھی رکھتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ستاری کا پردہ بن جائے گا۔ اگر اس دنیا میں آپ یہ حیاء کا پردہ چاک نہ کر دیں، نہ اپنے لئے رکھیں نہ غیر کے لئے رکھیں تو قیامت کے دن بھی آپ کے لئے کوئی ستاری کا پردہ آپ کی بدیوں کو ڈھانپنے کے لئے نہیں اترے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ حوالہ دیا ہے جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ یہ ہے محمد رسول اللہ کا کلام، حیرت انگیز ہے۔ کوئی اپنی طرف سے بنانے والا جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے روشنی نہ اتری ہو اس قسم کی باتیں نہیں کیا کرتا۔ وہ نقد نقد سودے کی باتیں کرے گا۔ وہ کہے گا تم پردہ پوشی کرو تمہاری بھی پردہ پوشی ہوگی۔ لیکن آخرت کا حوالہ دے کر اس مضمون کو بہت وسعت دیدی ہے۔ فرمایا اس دنیا کی پردہ پوشی نہ بھی ہو تو اتنا فرق نہیں پڑتا مگر اس بھری دنیا میں جو پردہ دری ہو رہی ہو جبکہ اگلے پچھلے سب جمع ہوں اور وہ کیسے ہوگی اللہ بہتر جانتا ہے ورنہ ہماری محدود عقل میں ان صلاحیتوں کا تصور ہی نہیں کہ آغاز سے لے کر انجام تک کے انسان اکٹھے ہوں اور ان کی باتوں پہ کہیں پردے ڈالے جا رہے ہیں کہیں پردہ دری ہو رہی ہے اور ہر انسان سمجھ رہا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو صلاحیتوں کے تیز ہونے سے تعلق رکھتا ہے، حسیات کے دائروں کے پھیلنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور قرآن کریم یہی وعدے فرما رہا ہے کہ قیامت کے دن تمہیں ایسی تیز حسیں عطا کی جائیں گی کہ جن باتوں کا تم پہلے کوئی شعور نہیں رکھتے تھے وہ شعور تمہیں نصیب ہو جائے گا۔ پس ہوگا ضرور۔ جو بات آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمائی لازماً ہو کر رہنے والی بات ہے۔ پس ڈراتے ہیں کہ تم آخرت کی پردہ دری سے ڈرو۔ یہاں اگر تم اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرو گے تو یاد رکھو قیامت کے دن یا قیامت کے بعد جب آخری حساب فہمی ہوگی اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک فرمائے گا۔

ہوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے
مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

"اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو"۔ اب ان سب باتوں میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا "و تواصوا" کا مضمون داخل ہے۔ اس لئے آپ اگر یہ سمجھیں کہ یہ بے تعلق باتیں ہیں، کلیۃً بے تعلق نہیں ہیں۔ مومن وہ ہے جو نیکیوں کی تعلیم دیتا ہے نیکیوں میں ایک دوسرے کا مددگار بنتا ہے اور یہ دونوں باتیں اکٹھی ہو کر "و تواصوا بالصبر و تواصوا بالمرحمۃ" کی نصیحت بن جاتی ہیں۔ پس بظاہر یہاں تعاون کی بات ہو رہی ہے۔ اپنے بھائی سے تعاون کرو، اس کی ضرورتیں پوری کرو، اس کی پردہ پوشی کرو اس کے حوائج جتنے بھی ہیں اس کو پورا کرتے ہوئے تمہیں تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو تکلیف اٹھاؤ۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کا نصیحت سے تعلق نہیں مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو کام تم نیک کرتے ہو اس کی نصیحت بھی کیا کرو۔ غریبوں سے ہمدردی کرو تو ہمدردی کی نصیحت بھی کیا کرو۔ پس اس مضمون کا نصیحت کے ساتھ از خود تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت کا انداز بھی درجہ بدرجہ آگے بڑھتا ہے۔ پہلے ان بنیادی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کے بغیر انسان اعلیٰ مضامین کی طرف بڑھ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر ان مضامین کا ذکر کرتے ہیں تو بے اختیار روح سے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لئے درود کی آوازیں اٹھتی ہیں۔ دعائیں تو سوچ کر کی جاتی ہیں مگر اگر آنحضورؐ کے احسانات پر آپ نظر ڈالیں تو بے اختیار آپ کی روح سے آوازیں اٹھیں گی۔ ناممکن ہے کہ ان آوازوں کے ساتھ درد کی چیخیں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ ایک محسن کا احسان جب غلبہ کر لیتا ہے، جب چھا جاتا ہے اس کی روح پر تو اس وقت بے اختیار ان آوازوں میں ایک درد پیدا ہو جاتا ہے، ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آوازیں لازماً آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہیں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پھر علم کا مضمون سکھا کر پھر درس و تدریس کی روحانی تربیت کی باتیں فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے سکینت عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے ڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے اسے گھیرے رکھتے ہیں جب تک کہ وہ ان باتوں میں مصروف رہتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں دیکھیں ترقی کہاں سے کہاں تک جا پہنچی ہے۔ اب ایسا شخص جو علم کو خدمت دین کے لئے، خدمت بنی نوع انسان کے اعلیٰ تقاضوں کی خاطر استعمال کرے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں اس کا ذکر کرتا ہے۔ اس دنیا میں آپ باتیں کر رہے ہیں نیکی کی اور آپ کا ذکر اوپر کی مجلسوں میں چل رہا ہے۔ غالب تو کہتا ہے:

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

برائی کے باوجود اگرچہ برا ہی ذکر ہے مجھے خوشی ہے کہ میرا ذکر اس محفل میں ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جو ان محافل کے رازدان ہیں، آپؐ فرماتے ہیں کہ تمہارا بھلائی سے ذکر چلے گا اور اللہ اپنے مقربین میں تمہارا پیار سے ذکر کرے گا۔

جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو ہر شخص کے لئے برابر یکساں مہیا ہیں اور حسب نسب کا اس کا کوئی دور سے بھی تعلق نہیں، قومیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ سب کے لئے دعوت عام ہے۔ تم اس پر عمل کرو اور یہ ساری بلندیوں کے وعدے جو تم سے کئے گئے ہیں یہ سب رفعتیں جن کے تمہیں وعدے دیئے جا رہے ہیں یہ تمہیں عطا کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

۸ اگست ۱۹۹۶ء بروز جمعرات مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے خاکسار کے بیٹے عزیزم انس احمد ابن محترم شیخ مظفر احمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ سلطانہ چیمہ پڑھا۔ عزیزہ محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔

(بشریٰ بیگم۔ لالہ موسیٰ پاکستان)

تصحیح

الفضل ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء (شمارہ نمبر ۳۵) کے صفحہ ۱۱ پر شائع شدہ ہومیو پیتھی کلاس کا نمبر غلطی سے (۵) شائع ہو گیا ہے جبکہ دراصل یہ ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۶) ہے قارئین اپنے ریکارڈ میں درستی فرمالیں۔

(ادارہ)۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی اٹھارہ سال کی ہوگئی
سائنس کے اس شعبہ سے متعلقہ مذہبی، سماجی و اخلاقی مسائل

برطانیہ کی لوئیس براون دنیا بھر میں پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی ہے۔ وہ حال ہی میں اٹھارہ سال کی ہو گئی ہے اور بچوں کی نرسنگ کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ لوئیس کی پیدائش ایک ایسے طریق علاج سے ممکن ہوئی جس کو آئی وی ایف (In Vitro Fertilisation) کہتے ہیں۔ اس میں جنین (Embryo) کو مصنوعی طریق سے ٹیسٹ ٹیوب میں پیدا کیا جاتا ہے اور مزید پرورش کے لئے اسے اس کی قدرتی حیاتیاتی ماں کے جسم میں پیوند کر دیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کی بدولت اب تک ڈیڑھ لاکھ بچے پیدا ہو چکے ہیں جن میں سے بیس ہزار صرف آسٹریلیا میں ہیں۔ اکثریت ایسے بچوں کی ہے جن کے والدین پہلے اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اس لحاظ سے سائنس کی یہ ایجاد خدا کے فضل کے حصول کا ذریعہ بن گئی ہے۔

لیکن ہر اچھی ایجاد کی طرح اس کے بھی بعض ایسے پہلو ہیں جن سے مذہبی، سماجی اور اخلاقی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ کئی لوگ غیر ذمہ داری کا مظاہر کرتے ہوئے شوقیہ بھی الٹے پلٹے کام کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات سامنے آئے ہیں یا ان کا امکان ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے اور بہو کے بچے کو جنم دے رہی ہے گویا وہ بچہ کی ماں بھی ہے اور دادی بھی۔ دوسری اپنے والد اور والدہ کے بچے کو جنم دے رہی ہے گویا وہ بچہ کی ماں بھی ہے اور بہن بھی۔ تیسری اپنی ہمشیرہ کے بچے کی والدہ بن گئی ہے۔ چوتھی ایک وفات شدہ جوڑے کے بچے کی ماں ہے۔ اور پانچویں ایک لاتعلق جوڑے کی اولاد کو اجرت پر اپنے پیٹ میں پال رہی ہے یا ایسے بچہ کو جس کے حیاتیاتی والدین (Biological Parents) نے کبھی ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہ ہو۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس غیر ذمہ دارانہ طرز عمل سے رشتوں کے تقدس اور حسب نسب کو پامال کرنے کے امکان پیدا ہو رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک فوری مسئلہ یہ سامنے آیا ہے کہ اس وقت صرف برطانیہ میں ساٹھ ہزار جنین (Embryos) لیبارٹریوں میں نائٹروجن میں منجمد پڑے ہیں۔ جن میں سے نو ہزار ایسے ہیں جن کو وجود میں آئے ہوئے اب پانچ سال پورے ہو رہے ہیں جبکہ برطانوی قانون کے مطابق جنین پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک منجمد نہیں رکھے جا سکتے۔ یہ ایسے جنین ہیں جن کا کوئی وارث نہیں۔ بعض غیر شادی شدہ عورتیں یا لاولاد جوڑے ان کو حاصل کر کے متبنّیٰ (Adopt) بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن جن کے وہ ہیں ان کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو اب سوال یہ ہے کہ ان جنینوں کا کیا کیا جائے۔ کیا ان کو جلا کر راکھ کر دیا جائے اور کیا ایسا کرنا انسانی جانوں کے مارنے یا حمل ضائع کرنے (Abortion) کے مترادف ہے یا نہیں۔ یوں بھی ہر دفعہ جب بغرض علاج ٹیوب میں جنین تیار کئے جاتے ہیں تو وہ ضرورت سے زائد ہوتے ہیں ان میں سے صرف تین جنین پیوند کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں جو باقی بچتے ہیں اور استعمال نہیں ہو سکتے کیا ان کو ضائع کر دینا مذہبی و اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی تو نہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے کئی سوچنے والوں کو پریشان کر رکھا ہے اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر پائے۔

آسٹریلیا میں گزشتہ سال ۸۲۶۰ ملین ڈالرز کا جوا کھیلا گیا

آسٹریلیا میں جوا کھیلنے کی لت روز بروز ترقی پذیر ہے۔ شاید ہی اتنا جوا دنیا بھر میں کہیں اور کھیلا جاتا ہو۔ گزشتہ سال اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں ۱،۲۰۰ ملین ڈالرز کا جوا زیادہ کھیلا گیا۔ ڈالر کی حقیقی قیمت خرید کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ دس سال میں اس سے پہلے دہاکہ کی نسبت دگنی رقم جوئے پر لگائی گئی۔ گویا اس رقم میں ہر سال دس فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔ جوئے پر لگنے والی رقم ۶۱۷ ڈالر فی کس سالانہ تھی۔ آسٹریلیا کی ریاستوں کی حکومتوں کے بجٹ کی دس فیصد آمد جوا کھلانے والے اداروں سے ٹیکس کی صورت میں وصول ہوتی ہے۔ یہ اتنی بڑی آمد ہے کہ حکومتیں جوئے کی روزافزوں ترقی میں خاصی دلچسپی لیتی ہیں۔ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ اس جوئے کا عوام کی اخلاقی، اقتصادی اور سماجی حالت پر کیا اثر پڑتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۰)

نیٹرم کارب، مرکری کے خواص کا تذکرہ اور پروپولس کا ذکر

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۶ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

نیٹرم کارب
(NAT. CARB.)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سوڈیم اور کاربونیٹ سے ملا کر یہ کمپاؤنڈ بنتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں سوڈیم کی علامتیں کتنی ہیں اور کاربن کی کتنی ہیں۔

کاربن میں جیسا کہ کالی کارب میں بھی دھڑکنیں اور شور سے حساسیت کی جو بھی خبر ملے دل پر پڑتی ہے یہ نمایاں پائی جاتی ہے کالی کارب میں۔ کالی کارب میں دو جگہیں ہیں جہاں اچانک حملہ ہوتا ہے، ایک دل اور ایک معدہ، یہ کالی کارب کی خاص علامت ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک سینٹر کو اچانک پریشانی وغیرہ کے نتیجے میں حملہ ہو جاتا ہے۔ یعنی محسوس ہوتا ہے کہ دل بیٹھ گیا ہے۔

نیٹرم کارب کی علامت یہ ہے کہ جب مریض بیماری کی حالت میں ہو تو ہلکے شور سے بھی سارے جسم پر زلزلہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ کالی کارب کی علامت اندرونی کیفیت ہے۔ نیٹرم کارب بدنی کیفیت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ واقعۃً ایسے لوگوں کے جسم پر کپکپی آ جاتی ہے۔جھرجھری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کاغذ کی سرسراہٹ سے بھی بعض دفعہ Palpitation شروع ہو جاتی ہے۔ جو نیٹرم کارب کا مریض ہے وہ اس طرح پہچانا بھی جاتا ہے اور اس کے متعلق یہ ضروری ہے کہ یہ خیال رکھا جائے کہ کسی قسم کی سرسراہٹ وغیرہ یا اونچا شور بالکل نہ ہو۔ لیکن ایک فرق ہے کہ جو شور جاری ہے، وہ بےشک اونچا ہو اس سے نقصان نہیں ہوتا۔ شور کی فریکوئنسی میں تبدیلی یا اس کے لیول میں تبدیلی، وہ ہے جو زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

اس میں ایک اور رحجان ہے۔ جب نیٹرم کارب کا کرانک کیس ہو تو فیملی سے پہلے کچھ Estrainment شروع ہو جاتی ہے یعنی دوری کا احساس، اجنبیت، وہ محبت کا تعلق جو ہر خاندان میں رہتا ہے اس میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر تمام بنی نوع سے Melancholia کا مریض ہو جاتا ہے۔ ہر ایک سے گھبراہٹ یا خوف۔ خوف اتنا نہیں ہوتا جتنا بےتعلقی اور بےزاری ہوتی ہے۔ اور خوف کی بجائے Irritability ساتھ ہوتی ہے۔ Irritate جلدی ہو جاتا ہے۔

اس کے پیشاب میں ایک علامت ملتی ہے جو ایک اور دوائی میں بھی ہے۔ اس میں گھوڑے کے پیشاب کی بو نمایاں پائی جاتی ہے۔ بینزوئک ایسڈ میں بھی یہ خاص پہچان ہے۔

اس میں جو جلدی بیماریاں ہیں، ان کا بھی ایک عجب انداز ہے۔ یہ انگلیوں کے کناروں پر یا پاؤں کے تلووں کے کناروں پر اور نقرس پر خصوصیت کے ساتھ ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ HERPES میں اچھی دوا ہے۔ ایسا مریض جس کو ہرپیز ہو، Nerves کے کنارے پر، بخار ہوں اور اس نسخہ سے فائدہ نہ ہو جو ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ رحجان رکھتا ہو کہ تھوڑی سی آواز سے جسم پر زلزلہ سا پیدا ہو، دل دھڑکنے لگ جائے۔ ایسی صورت میں نیٹرم کارب نمایاں اور فوراً فائدہ دے گی کیونکہ ہرپیز کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

ایک چیز میں یہ دوا بہت مشہور ہے وہ ہے سن سٹروک (Sun Stroke) کے باقی رہنے والے دائمی اثرات۔ اور وہ نزلہ جو ناک کے پیچھے گرتا ہے اور سن سٹروک یا ہیٹ سٹروک کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر مستقل ایک بیماری بن کر چمٹ جاتا ہے۔ اس میں نیٹرم کارب اچھی ہے۔ اور عموماً جو ہومیوپیتھک معالجین کو یاد ہوتا ہے، ہیٹ سٹروک کے بداثرات جو باقی رہنے والے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے، سر درد کے حملے بار بار، گرمی کی برداشت کی کمی وغیرہ وغیرہ۔ ان سب میں نیٹرم کارب اچھا اثر دکھاتی ہے۔

اس کا جیسا کہ انگلیوں کے پوروں سے خاص تعلق ہے ایک اور جسم کے حصے سے بھی خاص تعلق ہے۔ اور ایک خاص مقام پر اس کی تکلیف ظاہر ہوتی ہے۔ وہ چہرہ ہے۔ ناک کی چوٹی، ناک کے سرے پر جو کچے کچے ناسور ظاہر ہو جاتے ہیں بعض دفعہ۔ ان کا نیٹرم کارب سے بہت گہرا تعلق ہے۔

ایک مریض تھا جس کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ انہی دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو پروپولس کا بہت شوق تھا۔ جب بھی میں ملتا اور باتوں کے علاوہ پروپولس پر بھی لیکچر ہوا کرتا تھا کہ یہ بہت اچھی دوا ہے۔ شہد کی مکھی جو اینٹی بائیوٹک اپنے لئے استعمال کرتی ہے اس کا نام پروپولس ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے پروپولس لی اور اس کی مرہم بنا کر اس مریض کو دی کہ ناک پر وہاں لگاؤ اور ایک ہفتے سے بھی کم عرصے میں وہ زخم بالکل صاف ہوگیا۔

ناک کا میں نے بتایا تھا کہ اس میں صرف بیرونی ناک ہی نہیں بلکہ اندر بھی ULCERATION وغیرہ کا رحجان پایا جاتا ہے۔ سخت بدبودار نزلہ جو دائمی ہو جائے۔ ناک میں جو کچھ بھی Discharges پیدا ہو رہے ہوتے ہیں وہ پیچھے بھی گرتے ہیں۔ بعض دفعہ نہیں بھی پیچھے گرتے مگر مستقلاً ناک کے اندر رہتے ہیں۔ ان میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو کروٹ کرنے کی صلاحیت ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے زخم، ناسور پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جو دائمی نزلہ ہے وہ بھی خراش پیدا کرتا ہے گلے میں۔ دوسرے جو گاڑھا نزلہ ہوتا ہے عجیب بات یہ ہے کہ نیٹرم کارب بعض دفعہ قوت شامہ ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے ایسا مریض جس کی قوت شامہ متاثر ہو اس میں نیٹرم کارب مفید ہے۔

عام طور پر اس کا چہرہ زرد ہوتا ہے، نیٹرم کارب کا، اور آنکھوں کے گرد حلقے بھی ہوتے ہیں۔ مونہہ میں ہر قسم کے Ulcerations نیٹرم کارب میں ملتے ہیں۔ اور عورتوں میں جو نمایاں چیز ہے اس کا نام ہے Nursing sore mouth وہ عورتیں جو بچوں کو دودھ پلاتی ہیں بعض دفعہ ان کا اپنا مونہہ Sore ہو جاتا ہے۔ اس میں چھالے بننے شروع ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں نیٹرم کارب ہی علاج ہے۔

عورتوں میں عموماً بانجھ پن کے کیسز بہت سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس دوا کو بھی ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس کی بانجھ پن زیادہ کرانک ہوتی ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ ٹھنڈا مریض، دائمی بانجھ پن اور ہلکا سا ہمیشہ سے جاری رہنے والا اخراج جسے لیکوریا کہا جاتا ہے۔ یہ اگر اکٹھی ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دوا بانجھ پن کو دور کرنے کے لئے بہت ہی مؤثر ہے۔

ٹخنوں میں موچ آنے کے بارے میں سب سے مؤثر دوا جو دائمی طور پر کارآمد ہے وہ روٹا (Ruta) ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی ہیں جو روٹا کے علاوہ کام آتی ہیں۔ ایک نیٹرم کارب ہے جس میں مستقل ٹخنوں کی کمزوری کا رحجان پایا جاتا ہے۔

مرکری
(MERCURY)

مرکری بہت ہی اہم بنیادی دوا ہے اور بہت ہی خطرناک زہر ہے۔ ایک دفعہ جسم ماؤف ہو جائے مرکری سے تو اس کا پھر جسم سے نکلنا بہت ہی کار دارد ہے۔ لیکن مرکری کا زہر آرسنک کی طرح دراصل جسم میں بیٹھ ہی جاتا ہے اور بہت گہرے دائمی اثرات رکھتا ہے۔

مرکری ایسی خبیث چیز ہے کہ اس کے بداثرات اگلی نسل، اس سے اگلی نسل، اس سے بھی اگلی نسل میں جاری رہتے ہیں۔ اور یہی مزاج آتشک کا ہے۔ سفلس کا بعینہ یہی مزاج ہے اور سفلینم جو سفلس سے دوائی بنتی ہے اس کا بھی یہی مزاج ہے۔ اس لئے مرکری سفلس کی چوٹی کی دوا سمجھی جاتی ہے۔ اس کی عام علامات عموماً ہومیو معالجین میں زبان زد عام ہیں وہ مونہہ سے رال کا بہنا، پسینے زیادہ آنا اور گلے کی خرابی اور مونہہ سے بدبو ہیں۔

لیکن سب سے اہم علامت اس کی ایک خاص بدبو ہے جس کی اور مثال نہیں ہے۔ مرکری کے اندر، گلا بھی خراب ہو، یا اور اس قسم کی مرکری کی گہری بیماریاں ہوں تو خطرناک قسم کی ہیک نکلتی ہے۔ ایسے مریض کے پاس جا کر آپ جب پوچھتے ہیں، بچوں کو کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے، اچانک جب بھبا کا نکلا تو اس نے ہوش اڑا دیئے، بڑی ذلیل قسم کی بدبو ہے جو ہیک زیادہ کہلانی چاہئے۔ برسات کے بعد جب بعض دفعہ فرش میں ایک بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس کو ہیک کہتے ہیں۔ یہ ہیک ہے مگر اس سے ملتی نہیں ہے۔ ایک اور ہی قسم کی چیز ہے۔ تیز ہے اور طبیعت میں خوف پیدا کرتی ہے کہ مریض کا کیا حال ہوگیا ہے۔ یہ Typical علامت ہے مرکری کی اور وہ تجربے سے پہچانی جائے گی ورنہ اس بدبو کو آپ کے ذہن نشین کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ وہ ہے ہی ایک ذلیل چیز۔ یہ مرکری کا عمومی تعارف ہے۔ اس میں ہر قسم کی بیماریاں آگئیں مختلف سطحوں پر۔ لیکن مرکری اگر آپ صحیح استعمال کریں تو اس کا اتنا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ اندر سے حرکت الٹ جاتی ہے اور باہر کی طرف شروع ہو جاتی ہے۔ گلینڈز کی جو خطرناک بیماریاں ہیں وہ اچھل کر باہر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

اور اس میں جو خاص بات ہے اس کے جو چٹاخ ہیں وہ سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس میں زخموں میں سفیدی اور اس سے سفید چٹاخ بھی پڑتے ہیں مرکری کے، لیکن عام طور پر یہ پھلبہری کا علاج نہیں ہے۔ لیکن اگر مرکری کی دوسری علامتیں پائی جائیں تو پھلبہری میں یہ آہستہ آہستہ نہیں بلکہ جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔ اگر باقی علامتیں موجود ہوں۔

مرکری جلد کے اوپر بھی اثر کرتی ہے۔ مگر جب جلد کے اوپر اثر دکھاتی ہے تو اندر کوئی بداثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب اندر اثر دکھاتی ہے تو جلد پر بداثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گلینڈز کو ٹھیک کیا گیا ہے اور باہر مرض کو دھکیلا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے طاعون کے زمانے میں جب پیش خبری کی تھی اور ابھی طاعون ظاہر بھی نہیں ہوا تھا تو ایک طرف پیش خبری فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ کثرت سے ملک پنجاب میں طاعون آنے والا ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایک اشتہار شائع کیا کہ طاعون سے بچنے کے لئے روحانی ذریعے سے یہ بتایا گیا ہے کہ اگر جلدی امراض پھیلا دی جائیں تو انسان طاعون سے بچ سکتا ہے اور گلینڈز کی امراض جلد کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں۔ ان میں دو دوائیں جو بیان فرمائیں ایک سلفر تھی اور ایک مرکری۔ اور یہی دو Main Stay ہیں ہومیوپیتھی میں۔ سب سے زیادہ گلینڈز سے باہر امراض کو جلد کی طرف دھکیلنے میں یہ کام کرتی ہیں۔

ہڈی کی دردیں (Bone Pains) میں جو عام طور پر روزمرہ کی دوا ہے وہ ہے یوپاٹوریم۔ یوپاٹوریم کتری کے کاٹے کا بھی علاج ہے اور انفلوئنزا میں بھی جو ہڈی کی دردیں پیدا ہوتی ہیں انکو Bone Pains کہا جاتا ہے، اس میں مفید ہے لیکن کرانک کیسز میں جہاں Bone Pains از خود ایک بیماری ہو اس میں مرکری مفید ہے۔

آرنیکا میں بھی سارا جسم دکھتا ہے لیکن وہ ہڈیوں کے دکھنے کے مقابل پر Muscles کے دکھنے میں زیادہ نمایاں ہے۔ یوپاٹوریم میں ہڈیوں کے دکھنے کا احساس نمایاں ہوتا ہے اور مرکری میں خصوصیت سے جلد سے چمٹی ہوئی ہڈیوں میں درد کا احساس نمایاں ہوتا ہے۔

پسینہ بھی اس میں بدبودار ہوتا ہے۔

ہر قسم کے گلینڈز پر اس کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ گلینڈ میں جو بیماریاں ملتی ہیں ایک تو Inflammation عموماً یعنی ان میں کہیں سوزش وغیرہ ہو جاتی ہے جو بعض دفعہ بعد میں پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دوسرے، ناسور، خاص طور پر اگر گلینڈز میں گہرے لمبے چلنے والے ناسور ہوں تو مرکری کو نہیں بھلانا چاہئے۔ اس میں پیپ پیدا ہونے کا رحجان بہت ہے لیکن اس میں جوڑوں کی دردوں میں پیپ پیدا کرنے کا رحجان شامل ہے جو عجیب بات ہے۔ عام طور پر جوڑوں کی دردوں میں ہر قسم کی دوسری چیزیں ملتی ہیں مگر پیپ پیدا ہونا نہیں ملتی جس کا مطلب ہے کہ دراصل اس کے جوڑوں کا درد عموماً سفلس کے مزاج کے مشابہہ ہے۔ اس میں ہڈیوں میں کچھ ناسور پیدا کئے ہیں جو سوزش پیدا کرتے ہیں۔ جو آگے جا کر پیپ بھی بنانے لگ گئی ہے۔ ایسا کیس اگر آپ کے

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

مکرم و محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم

(مرزا ناصر محمود ۔ مبلغ سپین)

مبلغ سپین مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ۱۲ اگست ۱۹۹۶ء کو بقضائے الٰہی اس دنیا سے رحلت فرما کر اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو بنگہ پوسی ضلع ہوشیار پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام چوہدری اللہ بخش صاحب (بیعت ۱۹۰۷ء) اور والدہ محترمہ کا نام رضیہ بی بی تھا۔ آپ ۴ بھائی اور دو بہنیں تھے۔ اور آپ بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے تھے۔ ۔ آپ نے مڈل فیض اللہ چک سے اور میٹرک قادیان سے کیا۔ اس کے بعد اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ مبلغین کی تعلیم کے بعد کچھ عرصہ آپ نے حضور کے ارشاد پر ایک گلاس فیکٹری میں کام سیکھا۔

سپین کے لئے بطور مبلغ تقرری

حضرت مولوی صاحب اس بارہ میں اپنے خود نوشت حالات میں لکھتے ہیں:

"۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے ایک روز پتہ چلا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے واقفین کے اس پہلے گروپ کو ملاقات کے لئے بلایا ہے جو یورپ میں تبلیغ احمدیت و اسلام کے لئے جائیں گے۔ یہ عاجز بھی اس گروپ میں شامل تھا۔ مگر یہ معلوم کر کے مجھے سخت صدمہ ہوا کہ مجھے حضور اقدسؓ کی ملاقات کے لئے کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ افسوس اور پریشانی کی اس کیفیت میں خاکسار مکرم سراج الدین صاحب موذن مسجد اقصیٰ قادیان کے پاس پہنچا اور ان سے منارۃ المسیح کی چابیاں لیں۔ تا صبح منارۃ المسیح پر جا کر مولا کریم کے حضور عاجزانہ دعا کروں کہ رب رحیم و کریم میرا غم دور کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ چنانچہ نماز فجر سے قبل نوافل ادا کئے، خوب رقت بھری دعا کی توفیق ملی۔ اس کے بعد نماز فجر کی اذان بھی خاکسار نے دی۔ منارۃ المسیح سے اتر کر نماز فجر ادا کی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ چلا گیا۔ وہاں بھی درد بھری دعا کی۔ سخت غم کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ تبلیغ دین کا ایک نادر موقع پیدا ہو رہا ہے اور یہ پر معاصی انسان اس عظیم ثواب میں حصہ لینے سے محروم رہا جاتا ہے۔ دن چڑھا تو دفتر الفضل جا کر وہاں اخبار پڑھتا رہا لیکن دل کو سکون نہ تھا۔

دفتر الفضل سے اٹھ کر جب یہ عاجز اس گلی کے آگے سے گزرا جو الحکم سٹریٹ سے مسجد مبارک کو جاتی ہے۔ تو اس گلی سے جو قصر خلافت سے حضرت مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کے گھر کے پاس سے آ کر مل جاتی ہے مجھے میرے بھائی واقفین ساتھی واپس آتے ہوئے دکھائی دئے جو کہ حضور اقدس سے ملاقات کے بعد واپس آ رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر میرا دل پھر غم سے بھر گیا۔ لیکن آنے والے چند لمحات میری زندگی کے ناقابل فراموش لمحات تھے۔ میں ان کو دیکھ کر نظریں بچا کر جانا چاہتا تھا لیکن قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کے کہ سب واقفین مجھے دیکھ کر بے اختیار چلا اٹھے "مبارک، مبارک، مبارک۔ حضور اقدس نے آپ کی غیر حاضری میں آپ کو سپین میں تبلیغ کے لئے نامزد فرمایا ہے"۔ بے اختیار میرا دل چاہا، اسی جگہ سجدہ میں گر جاؤں۔ آن واحد میں میرا غم خوشی میں بدل گیا۔ دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے ذرہ نوازی اور شفقت کا خیال کر کے میری آنکھیں بے اختیار بھیگ گئیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کی روح پر بے انتہا رحمتیں و برکتیں نازل فرمائے۔ انہوں نے اس عاجز کے ساتھ آنے والے لمحات میں انتہائی پیار و شفقت کا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بے حد بلند فرماتا رہے"۔

"سیدنا محمودؓ کو سپین سے ہمیشہ خاص تعلق رہا۔ حضور پرنور بڑے درد کے ساتھ دہرایا کرتے تھے کہ سپین کو ایک روز ہم نے واپس لینا ہے۔ ہسپانوی خاتون کے مکتوب کے جواب میں جو حضور کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" پڑھ کر بے حد متاثر ہوئی تھی، تحریر فرمایا:

"ہسپانیہ ایک ایسا ملک ہے جس نے اسلام کی روشنی ایک بار پہلے دیکھی تھی لیکن اس وقت اس کی روشنی جنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آخر مشتبہ ہو گئی۔ اب یہ روشنی محبت اور صلح کے پیغام کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے اس وجہ سے وہ دائمی بھی ہوگی اور نہ کبھی بجھے گی اور کبھی وہاں سے نکالی نہ جائے گی"۔

—□□□□—

یورپ میں آمد اور سپین میں داخلہ

اس بارہ میں مکرم مولوی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:۔

"بمبئی سے بحری جہاز کے ذریعہ تین ہفتوں کے سمندری سفر کے بعد ہم لوگ برطانیہ میں لیورپول کی بندرگاہ پر اترے۔ بندرگاہ پر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم اور مکرم عزیز دین صاحب مرحوم نے ہمارا استقبال کیا اور ہم بخیر و عافیت مسجد فضل لنڈن پہنچ گئے۔ وہاں انگریز نومسلم بلال نٹل صاحب مرحوم سے بھی ملاقات ہوئی۔

چھ ماہ لنڈن میں قیام رہا۔ اس دوران سپین کے لئے ویزا حاصل کیا۔ میرے ساتھ مکرم محمد اسحاق ساقی صاحب بھی تھے۔ جنگ ابھی تازہ تازہ ختم ہوئی تھی۔ تمام ملکوں نے سپین کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ اگرچہ سپین میں کیتھولک مذہب کے سوا کسی مذہب کو بھی قانونی طور پر اجازت نہ تھی۔ لیکن سپین کے سفارت خانہ نے یہ تاثر دینے کے لئے کہ سپین میں مذہبی آزادی ہے ہمیں ویزا دے دیا گو بعد میں پولیس ہماری کڑی نگرانی کرتی رہی۔

ہم ۲۴ جون ۱۹۴۶ء کو فرانس کے راستے سپین میں داخل ہوئے۔ سب سے پہلا کام ہسپانوی زبان سیکھنے کا تھا۔ خاکسار نے ایک سکول میں داخلہ لے لیا اور چھ ماہ میں اس قابل ہو گیا کہ سپینش زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا کر سکوں۔ اگرچہ مذہبی آزادی نہ تھی، انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ شروع کر دی۔ اسلام کی حسین تعلیم کا سب سے پہلا نشانہ ایک روسی اور تین ہسپانوی احباب تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کے اسلامی نام، محمد احمد (روسی)، اجمل احمد، انیس عبدالباقی (عزناطوی) رکھے"۔

—□□□□—

مشن بند نہ کیا جائے

مکرم مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"سپین میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع ہوئے ابھی ایک سال ہی ہوا تھا کہ برصغیر کی تقسیم ہو گئی اور جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان سے منتقل کر کے لاہور اور پھر ربوہ لایا گیا۔ یہ ایام جماعت کے لئے نہایت مشکل اور مالی تنگی کے تھے۔ اس لئے جماعت نے بامر مجبوری بعض مشنوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان میں فرانس اور سپین کے مشن بھی شامل تھے۔ مجھے مرکز کی طرف سے ہدایت ملی کہ سپین کے مشن کو بند کر دیا جائے اور میں لنڈن چلا جاؤں۔ یہ لمحہ میرے لئے بڑا مشکل تھا۔ میں نے کئی روز دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی۔ میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ اس سرزمین کو چھوڑ دوں جہاں اسلام کا پودا بالکل ہی نازک اور کمزور تھا۔ یہ بات تو ایسے طے شدہ تھی کہ مرکز میرا خرچ اٹھانے کی پوزیشن میں نہ تھا۔ ایسے وقت میں سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا میں اپنا خرچہ یہاں خود اٹھا سکوں گا اور اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام بھی کر سکوں گا۔ کئی روز سوچنے کے بعد آخر اس عاجز نے توکل علی اللہ دل کو مضبوط کیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا کہ یہ مشن بند نہ کیا جائے۔ مرکز خرچ بھجوائے یا نہ بھجوائے۔ خاکسار کوئی کام کر کے آمد پیدا کرے گا۔

پس خاکسار نے فیصلہ کیا کہ عطر فروخت کر کے گزارا چلاؤں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے واقفین زندگی سے مختلف اوقات میں ملاقاتوں کے دوران اس فکر کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ شاید ایک وقت میں جماعت سب مشنوں کا خرچ نہ برداشت کر سکے اس لئے واقفین مبلغین کو چاہئے کہ ایسی صورت حال ہونے پر خود گزارا کی صورت پیدا کریں۔ حضورؓ نے اس ضمن میں عطر تیار کرنے اور فروخت کرنے کا ذکر بھی فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ایک احمدی دوست سید عزیز الرحمان صاحب نے امریکہ جا کر عطر فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور ایک اچھا سرمایہ بنا لیا تھا۔ یہ بات میرے دل کو بھی لگی۔ میں نے سوچا میں بھی عطر فروخت کرنے کا کام شروع کروں گا اور تبلیغ کا کام جاری رکھوں گا۔ سپین آنے سے قبل لندن میں چھ ماہ کے قیام کے دوران اس عاجز نے مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم اور مکرم عزیز دین صاحب سے جو عطر کا کام کرتے تھے کسی قدر کام سیکھ لیا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے عطر فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اور حضور اقدسؓ نے ازراہ شفقت اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

اس عاجز نے عطر کا کام اگرچہ ناتجربہ کاری میں شروع کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں بے حد برکت ڈالی۔ ایک سال بعد ۱۹۴۸ء میں خاکسار نے اخراجات سے رقم بچا کر پچیس ہزار پسیتہ کی لاگت سے "اسلام کا اقتصادی نظام" کا سپینش ترجمہ شائع کیا۔ لیکن حکومت اس کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔ اللہ بھلا کرے جنرل ڈائریکٹر پریس کا کہ سنسر شپ کے محکمہ میں پادری کو، کسی طرح منوا لیا کہ یہ کتاب کیمونزم کے خلاف ہے اور ملک کو کیمونزم کا خطرہ تھا اس لئے اس کی اشاعت کی اجازت دی جائے۔ لیکن سنسر شپ والوں نے کتاب میں بعض جگہ تبدیلی کرنے پر اصرار کیا۔ کتاب میں تبدیلی کا مطلب یہ تھا کہ کتاب کی شکل بگاڑ دی جائے۔ ناچار جنرل ڈائریکٹر پریس کے مشورہ سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے جہاں یہ فقرہ تھا کہ "مذہب اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے" اس کی جگہ تبدیلی کر دی گئی اور "مذہب اسلام جو میرے نزدیک صرف ایک سچا مذہب ہے" کا فقرہ لکھا گیا"۔

کتاب کی اشاعت پر اس کی مخالفت ہوئی اور پھر اس پر پابندی لگا دی گئی۔ یہ امر مکرم مولوی صاحب کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ اس پابندی کے ازالہ کے لئے آپ نے بہت کوشش کی۔ اس ضمن میں آپ اپنے خود نوشت حالات میں لکھتے ہیں:۔

"کتاب پر پابندی اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایک روز اللہ تعالیٰ نے ایک تجویز میرے ذہن میں ڈالی کہ سپین کے مرد آہن، جنرل فرانکو کو یہ کتاب بھجوائی جائے۔ چنانچہ ان کو کتاب بھجوائی۔ چند روز بعد ان کا جواب ملا۔ یہ کتاب ان کو بہت پسند آئی ہے اور وہ مشکور ہیں۔ یہ جنرل فرانکو ایک بارعب حکمران تھا۔ خاکسار نے اللہ کا نام لے کر آہستہ آہستہ اس کتاب کی اشاعت شروع کر دی۔ کتب چند لوگوں تک ہی پہنچی تھیں کہ پولیس والے بھاگے بھاگے میرے پاس آئے کہ یہ کتاب جو تقسیم کی جا رہی ہے اس پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ خاکسار نے فوراً جنرل فرانکو کا خط سامنے رکھ دیا۔ کہ جنرل فرانکو کو یہ کتاب پسند ہے اور وہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ لوگ تو ان کے ماتحت ہی ہیں۔ پولیس والے خاموش ہو گئے۔ جاتے وقت خط کی نقل ساتھ لے گئے اس کے بعد جب بھی پولیس والے آتے تو خاکسار خط سامنے رکھ دیتا تو وہ واپس چلے جاتے۔

پاکستان واپسی اور شادی

۱۹۵۲ء میں مکرم مولوی صاحب پہلی بار واپس پاکستان تشریف لے گئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"سپین میں سات سال قیام کے بعد ۱۹۵۲ء میں

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at **reasonable rates.**
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

پاکستان واپس آنے کی اجازت ملی۔ ۱۹۵۴ء میں خاکسار کی شادی رقیہ شمیم بشریٰ صاحب بنت ہیڈ ماسٹر محمد اسحاق صاحب کے ساتھ ہوئی جو بھائی عبدالرحیم صاحب کی نواسی ہیں۔ شادی میں ازراہ احسان و شفقت حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس شامل ہوکر شرف بخشا اور دعاؤں سے نوازا.......۔

...... ۱۹۵۴ء ماہ جولائی میں سپین دوبارہ واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائی ہیں"۔

—□□□□—

حضرت مصلح موعودؓ کی نہایت اہم نصائح

شادی کے بعد جب مکرم مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ نے سپین آنا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دست مبارک سے انہیں بعض نصائح لکھ کر دیں۔ یہ نصائح جہاں سپین میں احیاء غلبہ اسلام کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی قلبی تڑپ اور بے قراری کی آئینہ دار ہیں وہاں تمام داعیان الی اللہ اور بالخصوص مبلغین کی بیویوں کے لئے بھی ان میں نہایت اہم پیغام ہیں۔

" سپین آنے سے قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے جو نصائح میری اہلیہ صاحبہ کو لکھ کر دیں وہ یہ ہیں:

"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

تم اس ملک میں جارہی ہو جس پر مسلمانوں نے پہلی صدی میں قبضہ کیا اور سات سو سال تک وہاں قابض رہے۔ اس ملک کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا ایک بڑے دکھ کی بات ہے۔ مگر ملک تو نکلتے ہی رہتے ہیں وہاں سے اسلام کا نکل جانا اصل صدمہ ہے۔ اور ایسا صدمہ جسے کسی مسلمان کو بھلانا نہیں چاہئے۔ شیعہ امام حسینؓ کی یاد میں ہر سال تازیے نکالتے ہیں۔ یہ ایک بدعت ہے مگر اگر کسی صورت میں بھی یہ جائز ہوتا تو مسلمانوں کو سپین کا ماتم ہر سال کرنا چاہئے تھا۔ یہاں تک کہ ہر بچے اور بوڑھے کے دل پر زخم کا اتنا گہرا نشان پڑ جاتا کہ کوئی مرہم اسے مندمل نہ کر سکتی۔

تم خوش قسمتی سے وہاں جارہی ہو۔ اپنے فرض کو یاد رکھو اور اپنے خاوند کو یاد دلاتی رہو۔ تمہارا جانا تمہارے خاوند کو تبلیغ میں سست نہ کر دے مگر آگے سے بھی چست بنائے۔ صحابیات جب جنگوں میں جاتی تھیں تو اپنے خاوندوں کو خیموں میں نہیں گھسیٹتی تھیں بلکہ خیموں سے باہر نکالتی تھیں۔ اسی وجہ سے ان کا نام عزت سے یاد کیا جاتا ہے اور قیامت تک یاد کیا جائے گا۔ مل بیٹھنے کا وقت مرنے کے بعد لمبا ملنے والا ہے اس کی یاد میں ان کام کے دنوں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہئے۔ آمین

مرزا محمود احمد

(۱۲-۳-۵۴)

—□□□□—

مکرم مولوی صاحب کو بہت سخت حالات بھی دیکھنے پڑے۔ کئی دفعہ پولیس پکڑ کر لے جاتی۔ ایک پولیس افسر نے خود مکرم فضل الٰہی صاحب قمر کو بتایا کہ ہم محترم مولوی صاحب کو کہا کرتے تھے کہ ہم نے آپ کو گرفتار نہیں کرنا۔ آپ سب قیدیوں کو بھی مسلمان کر دیں گے۔ آپ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" شائع کی تو چرچ ناراض ہوا اور حکومت نے ضبطی کا حکم دیا۔ لیکن آپ نے وزیر تعلیم سے مل کر پہلے ضبطی کا حکم کینسل کروایا اور ۱۹۶۵ء میں باقاعدہ اجازت اشاعت کی بھی مل گئی۔

حکومت سپین نے ایک دفعہ آپ کو ملک سے نکالنے کی دھمکی بھی دی۔ جس پر آپ نے اس وقت کے وزیر خارجہ کو جو آپ کا دوست تھا خط لکھا کہ "میں تو محض اللہ تعالیٰ کا سچا پیار کا تعلق قائم کرنے اور نیکی کی تعلیم لوگوں کو بتاتا ہوں۔ محض کیتھولک چرچ کی شکایت پر مجھے ملک سے جانے کا حکم دینا حق و انصاف سے بعید ہے۔ میرا قیام اس ملک کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ اگرچہ یہاں پر مذہبی آزادی کا قانون نہیں تو اسپین میں بھی انسانوں کو یہ حق جو خالق حقیقی کی طرف سے لوگوں کو دیا گیا ہے ملنا چاہئے۔ مکرم وزیر صاحب کی طرف سے جواب ملا " آپ تسلی رکھیں آپ کو تنگ نہیں کیا جائے گا"۔

اس کے بعد ۱۹۶۵ء سے آہستہ کتب، ٹریکٹ وغیرہ کی اجازت ملتی چلی گئی اور محترم مولوی صاحب مرحوم نے بہت سے کتب، ٹریکٹ اور پمفلٹ چھپوائے۔

آپ کا حلقہ تبلیغ بہت وسیع تھا۔ جنرل فرانکو اور اس کے تمام وزراء کو آپ نے تبلیغ کی۔ ایک دفعہ جنرل فرانکو آپ کے اسٹال پر بھی اپنی بیوی کے ہمراہ آیا تھا۔ بڑے افسروں، یونیورسٹیوں، کالجوں کے پروفیسرز، رائل اکیڈمی کے ممبران، پارلیمنٹ کے ممبران غرضیکہ ہر چھوٹے بڑے افسر تک آپ پہنچے اور پیغام حق پہنچایا۔ اس ملک کی ملکہ صوفیہ سے بھی آپ نے ملاقات کی اور ۴۰ منٹ تک تبلیغ کی۔

پرتگال روانگی

محترم مولوی صاحب مرحوم مارچ ۱۹۸۸ء کو پرتگال تشریف لے گئے اور وہاں مشن رجسٹر کروایا اور فلیٹ خریدا۔ آپ کے پرتگال قیام کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی والے سال میں پرتگال کا دورہ فرمایا۔ بعد از ریٹائرمنٹ ۱۹۹۶ء کو آپ واپس سپین تشریف لے گئے اور سپین آنے پر Valencia میں اپنی آنکھوں کا علاج کروایا جو کامیاب رہا۔ اس کے بعد مارچ میں غرناطہ کے ایک گاؤں، ڈرکال (Durcal) میں رہائش پذیر ہوگئے۔ اور آتے ہی زور شور سے تبلیغ میں مصروف ہوگئے اور کئی رابطے پیدا کئے۔ مارچ سے اب تک دو بیعتیں کروا چکے تھے۔

آپ بہت ہی محبت اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ بہت ہی ہمدرد اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق اور جوش رکھتے تھے۔ اس کے بعض تازہ واقعات لکھتا ہوں۔

☆ ماہ اگست میں مجلس عاملہ کی میٹنگ کا پتہ چلا تو باوجود بیماری کے اور باوجود روکنے کے نہایت اصرار سے مسجد بشارت تشریف لائے۔ اور نہایت جوش سے تقریباً پون گھنٹہ تبلیغ کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور اس سلسلہ میں بار بار حضور ایدہ اللہ کے کئی حوالہ جات پڑھ کر سنائے، اور ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے۔ اور یہ محترم مولوی صاحب کا مسجد بشارت کا آخری سفر تھا۔

★

بات دل کی زبان سے گزرے — جانے کس کس کے کان سے گزرے

تو نے کیف وصال تو بخشا — دیکھ! ہم بھی تو جان سے گزرے

زندگی کا تھا لمحہ لمحہ کٹھن — ہر گھڑی امتحان سے گزرے

تھی وہ ایک سرسری نظر لیکن — دل میں کیا کیا گمان سے گزرے

اک ستمگر سے راہ کیوں مانگے — آہ کیوں آسمان سے گزرے

تو نے اک حرف کن کہا یارب! — ہم یہ کس چیستان سے گزرے

کیا پذیرائی سنگ و خشت نے کی — ہم بھی کس آن بان سے گزرے

ہم زمیں پر تھے، کیا نظر آتے! — تم تو اونچی اڑان سے گزرے

بال جبریل ساتھ دے نہ سکے — جب بشر لامکان سے گزرے

زندگی خار زار صد آزار — اور ہم درمیان سے گزرے

آنسوؤں کی چمک دمک ناہید — رات ہیروں کی کان سے گزرے

(عبدالمنان ناہید)

☆ دوران بیماری ہسپتال میں جو دوست ملنے جاتا اس کا ہاتھ پکڑ لیتے کہ وعدہ کرو کہ کم از کم ایک احمدی ضرور کرو گے اور پھر وعدہ لینے کے بعد ہاتھ چھوڑتے۔

☆ ہسپتال میں میری موجودگی میں ان کی بڑی صاحبزادی کا امریکہ سے فون آیا تو حال وغیرہ پوچھنے کے بعد فوراً کہنے لگے تبلیغ کرتی ہو یا نہیں اور یہی بات اپنے داماد سے کہی۔

☆ میں نے ہسپتال جب بھی فون کیا حال وغیرہ پوچھتے، تو ہمیشہ ہی مجھے مختلف کتب بھجوانے کا کہتے اور ہسپتال کے ڈاکٹروں کی اس بارہ میں دلچسپی اور تبلیغ کا ذکر فرماتے۔ بے ہوشی سے کچھ دیر پہلے فون پر بات ہوئی تو مجھے مختلف کتب کا نام لے کر کہا کہ یہ بھی بھجوا دیں۔ حالانکہ اس وقت ان سے صحیح طرح بولا بھی نہیں جارہا تھا۔ ہسپتال میں کتب، پمفلٹ اور مسجد کا کارڈ رکھے ہوتے تھے۔

☆ آپ کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ بے ہوشی سے کچھ دیر پہلے ڈاکٹر آیا تو اپنی ساری تکلیف بھول کر ڈاکٹر کو "مسیح ہندوستان میں" کتاب دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اعلیٰ علّیین میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علّیین۔

IMMIGRATION TO CANADA

We are leading Barristers & Solicitors, Law Firm specialises in
Canadian Immigration Cunsultancy
we can assist you to emigrate to Canada with your dependants under the following Categories

INDEPENDENT CATEGORY FOR PROFESSIONALS
Engineers, Scientists Sales executives, Accountants, Computer and life sciences, Chefs & Cooks, Pilots.
Minimum one year experience is must.

BUSINESS IMMIGRATION - ENTREPRENEUR
Businessmen, having 2-3 years business experience who can invest CDN $1,50,000 - 500,000 and over 500,000.

INVESTOR CATEGORY
Individuals having 2-3 years business experience who can invest CDN $3,50,000 - 500,000 and over 500,000.

SELF EMPLOYED
For Farmers, Chartered Accountants, Artists, Musicians

For Appointment Please Call
Head Offices : Islamabad
(051) 850370-256562, Fax: (051) 256562
Overseas Offices : UAE (Ali Ghaznavi)
Tel: Mob (050) 514638, Fax: 210999.
UK (Dr. Hamidullah Khan)
Tel: (01924) 479251, Fax: (01924) 472846.

Please Mail or Fax Your C.V. for Free Assessment at
HABIB & CO.
72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.
Tel: (0092-51-256562, 850370), Fax: (0092-51-256562)
Email : hkhan&habib co@sdnpk.undp.org

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

معروف احمدی شاعر محترم قیس مینائی کا اصل نام محمد یعقوب تھا۔ آپ ۱۹۰۵ء میں نجیب آباد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے، ادیب فاضل اور طبیب فاضل کی سندات حاصل کیں۔ علم فلکیات، منطق، فلسفہ اور عربی و فارسی کے علاوہ انگریزی پر بھی دسترس تھی، کلکتہ ہومیو امریکن کالج سے ہومیو معالج کی سند حاصل کی۔ ۱۹۱۸ء میں انگریزوں کے خلاف عدم تعاون کی مشہور تحریک خلافت کے کیپٹن بنائے گئے اور ۲۰ء میں کانگرس کی سالانہ کانفرنس میں چار سیاسی جماعتوں کانگرس، خلافت، مسلم لیگ اور اکالی دل کے رضاکاروں کی مشترکہ قومی فوج کے پہلے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔ ۲۳ء میں یہ تنظیم توڑ دی گئی۔ ۲۴ء میں آپ نے رسالہ "شاعر" جاری کیا۔ ۲۵ء میں "انقلاب زمانہ" کے نائب مدیر مقرر ہوئے اور اسی سال روزنامہ "صحیفہ" بھی جاری کیا۔ ۲۶ء میں ایک فی البدیہہ مشاعرہ میں آپکو بلیغ العصر کا خطاب ملا۔ چار تصانیف آپکی یادگار ہیں۔ آپ ایک قادرالکلام اور مصلح شاعر تھے۔ مارچ ۲۹ء میں اولاً غیر مبائعین میں شامل ہوئے لیکن جلد ہی حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کرلی۔ کامیاب داعی الی اللہ اور احمدی نوجوانوں کے لئے عمدہ نمونہ تھے۔ ۳۰ جون ۹۱ء کو جرمنی میں وفات پائی اور تدفین پاکستان میں عمل میں آئی۔ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے آپکا ذکرِ خیر روزنامہ "الفضل" ۳۱ جولائی کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

"نوائے ظفر" جماعت احمدیہ نیویارک کا ماہوار رسالہ ہے جس میں جماعتی اعلانات اور منعقدہ پروگراموں کی رپورٹس پیش کی جاتی ہیں۔ جولائی ۹۶ء کے شمارہ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ امریکہ میں نیویارک سے ۲۰ سے زائد غیر از جماعت سمیت ۸۰۰ افراد شامل ہوئے اور ضیافت، خدمت خلق اور دیگر شعبوں میں اہم خدمات انجام دیں۔ نیز نیویارک پبلیکیشن نے کتب کی فروخت میں نمایاں ترقی کی ہے اور پہلی مرتبہ ۱۵ ہزار ڈالر کی کتب فروخت کی ہیں۔

ہفت روزہ "ایشیا انٹرنیشنل" نے ۵ جولائی کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ کی ایک پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس رپورٹ کی نقل "نوائے ظفر" میں شامل اشاعت ہے۔

— ★ ★ ★ —

۱۸۲۳ء میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والے بچے کا نام "عبداللہ" رکھا گیا لیکن اس بدنصیب نے خدا کا عبد بننے کی بجائے ۱۸۷۳ء میں کراچی میں عیسائیت قبول کرکے مریم کے بیٹے یسوع کی بندگی کا طوق گلے میں ڈالا اور اپنا نام "عبدیاہ" رکھا اور گناہ گار ہونے کی علامت کے طور پر "آثم" کا داغ اپنی پیشانی پر سجایا (یہ تھا عبداللہ آتھم)۔ مئی ۱۸۹۳ء کو امرتسر کے مقام پر عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان زبردست مباحثہ کو عیسائیوں نے "جنگ مقدس" کا نام دیا اور اس معروف مباحثہ میں عیسائیوں کی طرف سے آتھم اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نمائندہ تھے۔ پندرہ روزہ مباحثہ کی تفصیلات حضورؑ کی کتاب "جنگ مقدس" میں بیان کی گئی ہیں۔ مباحثہ کے بعد حضورؑ نے حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی صورت میں آتھم کی موت کی پیشگوئی کی اور جب اس نے توبہ کی اور بچ گیا تو مسلمانوں اور عیسائیوں کے واویلا کرنے پر حضورؑ نے اعلان کیا کہ آتھم اگر قسم کھاکر یہ بیان کرے کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یا اس نے توبہ نہیں کی تو پھر وہ جلد ہی جہنم رسید ہوگا۔ لیکن آتھم نے قسم نہ اٹھائی، انکار اور اقرار کچھ نہ کیا اور حضورؑ کے مخالفین ناحق شور مچاتے رہے چنانچہ حضورؑ نے آتھم کے اخفاء حق کی پاداش میں اسکے ہاویہ میں گرائے جانے کی پیشگوئی دوبارہ کی اور اس طرح پہلے آتھم کی زندگی اور پھر اس کی موت حضرت اقدسؑ کی صداقت کا ثبوت ٹھہری۔ محترم سید مبشر احمد صاحب ایاز نے ماہنامہ "خالد" جولائی ۹۶ء کے اداریہ میں آج سے سو سال قبل عبداللہ آتھم کے مقابلہ پر حضرتِ اقدس کی عظیم الشان فتح کی تفصیل بیان کی ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں محترم عبدالحلیم صاحب سوئمنگ پول ربوہ کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ یہاں پنجاب سپورٹس بورڈ کے تحت ایک ٹورنامنٹ اور ڈویژن کی سطح پر چیمپئن شپ منعقد ہوچکی ہے۔ یہاں سے قومی سطح پر ابھرنے والے کھلاڑیوں میں نعیم، ہدایت اللہ اور منور لقمان قابلِ ذکر ہیں۔ ایک اور کھلاڑی شاہد محمود صاحب بھی تیزی سے نام پیدا کر رہے ہیں۔ ۹۴ء میں انہوں نے ڈویژن کی سطح پر کئی کامیابیاں حاصل کیں اور ۹۵ء میں صوبائی مقابلہ جات میں ۳ اور قومی مقابلہ جات میں ۵ گولڈ میڈل حاصل کئے ہیں۔

★ ★ ★

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

ماہنامہ "خالد" کے اسی شمارہ میں محترم راجا نصراللہ خان صاحب فن مضمون نویسی کے بارے میں راہنما اصول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مضمون نگاری کی خواہش رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کسی موضوع پر لکھنے سے پہلے اس موضوع پر پڑھنا بہت ضروری ہے چنانچہ عمدہ کتب کے مطالعہ کی عادت پہلا قدم ہے۔ دوسرے یہ کہ دوران مطالعہ اپنے پسندیدہ حوالوں اور تراشوں کو محفوظ کرتے جائیں۔ نیز لکھنے کے لئے آغاز اپنے پسندیدہ موضوع سے ہی کیجئے اور دعا کے ساتھ اسکے مختلف پہلوؤں پر غور کرکے نکات تیار کریں۔ مضمون کا عنوان اور تعارفی سطریں بہت اہم ہوتی ہیں۔ مضمون کے جملے آسان، واضح، مدلل اور مؤثر ہونے چاہئیں۔ مبہم، گھسے پٹے اور قدیم طرز کے بھاری بھرکم متروک الفاظ سے اجتناب کیجئے۔ پیراگراف بھی زیادہ لمبے نہ ہوں۔ اختتامی سطور پر خاص توجہ دیجئے اور مضمون مکمل کرکے تنقیدی نظروں سے اسکا کئی بار جائزہ لیجئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو مضمون نویسی میں منفرد ملکہ حاصل تھا۔ آپکا اس فن سے متعلق ایک مضمون ۱۳ فروری ۱۹۹۲ء کو روزنامہ "الفضل" ربوہ میں مکرر شائع ہوا تھا۔ آپکی قوت بیان، شوکت الفاظ اور انداز تلقین کا اندازہ اس مضمون کے ان فقرات سے کیا جاسکتا ہے۔ فرماتے ہیں "پس اے عزیزو اور اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر دین کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلام کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں"۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "الہدیٰ" آسٹریلیا جون ۹۶ء میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کے احاطہ میں احباب جماعت نے وقار عمل کرکے ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے جس میں بیک وقت چار فیملیاں رہائش رکھ سکیں گی۔

بقیہ: ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۰)

سامنے آئے تو مرکری غالباً اس کا علاج ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اور مرکری مختلف پوٹنسیوں میں استعمال کرنی چاہئے ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰ تک مفید ہے لیکن ایسے کیسز میں جہاں Suppuration ہو وہاں میں اپنے طور پر یہ احتیاط کرتا ہوں کہ ۳۰ سے شروع کرکے پھر ۲۰۰ پھر ۱۰۰۰، پہلی دفعہ ۱۰۰۰ نہیں دیتا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ ایسے کیسز میں جہاں گھٹنوں میں مثلاً Inflammation بھی ہے، پیپ پڑ گئی ہے، ۱۰۰۰ یا لاکھ میں دے دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ یہ چیز مریض کو بہت تڑپائے، اس لئے تحمل سے آہستہ آہستہ علاج کرنا چاہئے۔ ویسے بھی اس کا مزاج بڑا دھیما، آہستہ آہستہ آگے بڑھنے والا مزاج ہے۔ کرانک ہے یہ۔ کرانک کے مزاج میں پوٹنسیوں کو اونچا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے مگر آغاز علاج کا چھوٹی پوٹنسی سے ہونا چاہئے۔ یہ محفوظ طریقہ علاج ہے۔

جو پیپ پڑ جاتی ہے اندر، اس کی ایک اپنی تپکن ہوتی ہے جو پہچانی جاتی ہے۔ پھوڑوں میں بھی جب پیپ پڑ جاتی ہے۔ پیپ پڑنے سے پہلے کی Inflammation کی اور ایسی ہے جس میں کوئی تپکن نہیں ہے مگر مستقل درد ہے اور اس درد میں غصہ پایا جاتا ہے۔ پیپ جب بنتی ہے تو اس میں تپکن، چوٹیں اور درد کی لہریں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جب تک پیپ نہ نکلے، بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے اس کی۔ مگر تپکن جس کو میں کہہ رہا ہوں معلوم نہیں لفظ صحیح ہے کہ نہیں۔ تپکن سے میری مراد یہ ہے کہ سوزش کے ساتھ درد کی لہروں کا بار بار اٹھنا یہ خاص پیپ بننے کی علامت ہوتی ہے۔ اس میں خدا کے فضل سے یہ دوا بہت مفید ہے لیکن عام طور پر جو پیپ پائی جاتی ہے اس کو نکالنے کے لئے جلدی اپنے آخری درجے تک پہنچانے کے لئے سلیشیا ۶۔ ایکس بہتر دوا ہے۔ لیکن جوڑوں میں خاص طور پر گھٹنوں میں ٹخنوں میں کہنی وغیرہ میں بڑے زور کی درد اور پیپ نظر آئے تو مرکری سے شروع کریں۔

سب کچھ تیری عطا ہے — گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

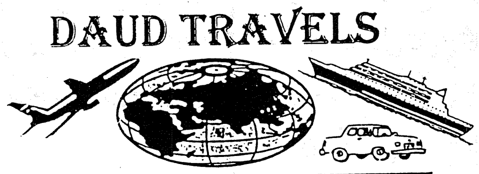

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

MOBILE: 0172 946 9294

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

30/09/1996 - 09/10/1996

16 JUMADI UL AWAL
Monday 30th September 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Around the Globe- DocumentaryEye Camp Report - Set up by Ahmadiyya Muslim Association in Ghana
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00 Siraiky Programme -
08.00 A Letter From London
09.00 Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00 Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw) Written by Hadhrat Musleh Maud (ra). Read by Fareed Ahmad - Part 4
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Prog.-"What is Ahmadiyyat ?" (Part 2)
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.6.96 (N)
15.00 MTA Sports-Hockey Team Tour 95- Part 4
16.30 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00 German Programme -
1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV
2) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa '96
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Philosophy of the Teachings of Islam
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 30.9.96 (R)
23..00 Learning Norwegian
23:30 Various Programme

17 JUMADI UL AWAL
Tuesday 1st October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA Sports - Hockey Team Tour 95 Part 4
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French (R)
04.30 Various Programme
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 30.9.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00 Pushto Programme -
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30 Philosophy of the Teachings of Islam
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning French
13.00 From The Archives - Friday Sermon 28.4.89, Fazl Mosque, London U.K.
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (N)
15.00 Medical Matters: - Child Care - Part 4 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15:30 Conversation with a new convert - Mohammed Ashfaq of Gujranwala
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme-1) Kinder Stellen vor Dino 2 - Children's Hobbies
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

18 JUMADI UL AWAL
Wednesday 2nd October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters - Child Care - Part 4 - Host Dr Aliya Ismat- Guest: Dr Amatur Raqeeb -(R)
02.30 Conversation with a new convert - Mohammed Ashfaq of Gujranwala
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
04.30 Hikayat-e-Shereen (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.10.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00 Russian Programme
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30 Various Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Arabic
13.00 African Programme
14.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.10.96 (N)
15.00 Durr-i-Sameen - Part 10
16.00 Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00 German Programme
1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa '96
2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 MTA Life Style- Al Maidah -"Baingan ka Bhurta "
22.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.10.96 (R)
23.00 Learning Arabic
23.30 Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

19 JUMADI UL AWAL
Thursday 3rd October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Durr-i-Sameen - Part 10 (R)
02.30 Various Programme
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Arabic (R)
04.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.10.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00 Sindhi Progamme -
08.00 MTA Lifestyle - Al Maidah "Baingan ka Bhurta" (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Prog - Hadhrat Musleh Maud (r.a) ka Ishq-e-Quran
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -3.10.96 (N)
15.00 Quiz Prog - on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 2
15.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 10 (17.3.94)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Bosnian Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa'96
2) Ich zeig dir was - I am showing you something
20.00 Urdu Class (N)
21.00 M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam, Germany -29.2.94 -(Part 3)
22.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 3.10.96
23.00 Learning Dutch
23.30 Various Programme

20 JUMADI UL AWAL
Friday 4th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Prog -on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 2
02.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 10 - 17.3.96 (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
04.30 Various Programme
05.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.10.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Pushto Programme -
08.00 M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam, Germany -29.2.94 -(Part 3)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Programme - Speech on 'Seerat Hadhrat Mir Mohammed Ishaq(ra)'
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.10.96
14.15 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15 MTA Variety -
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00 German Programme -
1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch
2) Willkommen in Türkei Deutschlan - Welcome Germany
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.30 Learning Norwegian
23.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.10.96 (R)

21 JUMADI UL AWAL
Saturday 5th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA Variety -
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French (R)
04.30 Various Programme
05.00 Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.10.96
08.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30 Various Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab
10.00 Bangla Programme/Urdu Programme
11.00 Urdu Class
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Chinese
01.00 Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Germans Guests - Köln, Germany 21.8.96 - Part 1
14.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -5.10.96 (N)
15.00 Meet Our Friends -
16.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Rabwah vs Rawalpindi
19.00 German Programme
1)Urdu Class mit Hazoor - Urdu Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.10.96 (R)
23.00 Learning Chinese
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

22 JUMADI UL AWAL
Sunday 6th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Rabwah vs Rawalpindi (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Meet Our Friends
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
04.30 Hikayat-e-Shereen
05.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.10.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Rabwah vs Rawalpindi (R)
07.00 Sindhi Programme
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30 A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Chinese
01.00 Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with German Guests - Köln, Germany 21.8.96
14.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00 Around The Globe: Homoeopathy Medical Clinic , Ghana
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi by Nasirat-ul-Ahmadiyya : Khariyan vs Mirpoor Khas(N)
19.00 German Programme
1) Quiz Show Lajna
2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00 Urdu Class (N)
21.00 A Letter from London
21.30 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Concluding Speech - Jalsa Salana UK- 1996
23.30 Learning Chinese

23 JUMADI UL AWAL
Monday 7th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner- Variety Programme - Bait Bazi by Nasirat-ul-Ahmadiyya : Khariyan vs Mirpoor Khas(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Around The Globe: Homoeopathy Medical Clinic ,Ghana
03.00 Urdu Class with Huzur
04.00 Learning Norwegian
05.00 Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Variety Programme:Bait Bazi by Nasirat-ul-Ahmadiyya : Khariyan vs Mirpoor Khas
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) by Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib
11.00 Urdu Class (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 IndonesianProg- What is Ahmadiyyat? - Part 3
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 M.T.A.Sports- Marathon Walk - Bournmouth - Uk 1996
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Turkish Programme-
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00 German Program
1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV
2) Mach Mit , Besteln "Handikraft"
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00 Learning Norwegian
23.30 Various Programme

24 JUMADI UL AWAL
Tuesday 8th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 M.T.A. Sports- Marathon Walk - Bournmouth - Uk 1996
03.30 Urdu Class (R)
04.30 Learning French
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30 Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Urdu Class with Huzur (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning French
13.00 From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV- 5.5.89 - Fazl Mosque
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Medical Matters - Supra Renal Glands - Dr Sultan Ahmad Mobasher - Guest: Dr Lateef A Qureshi
15.30 A Talk with a New Convert - Mukarram Ameer Afzal
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00 German Programme -
1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa 96
2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

25 JUMADI UL AWAL
Wednesday 9th October 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Medical Matters -Supra Renal Glands - Dr Sultan Ahmad Mobasher - Guest: Dr Lateef A Qureshi
02.30 A Talk with a New Convert -Mukarram Ameer Afzal
03.00 Urdu Class with Huzur (R)
04.00 Learning Chinese (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00 Russian Programme
08.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30 Various Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Urdu Class (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Learning Arabic
13.00 African Programme
14.00 Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Durr-i-Sameen - Part 11
15.30 Various Programme
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00 German Programme
1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa 96
2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 M.T.A Life Style - Al Maidah - "Kaddu ki Bhujia"
22.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
23.00 Learning Arabic (R)
23.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note: Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, September 27, 1996 No. 39

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سہ روزہ سالانہ اجتماع اسلام آباد. ٹلفورڈ میں ۶، ۷، اور ۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بخیرو خوبی منعقد ہوا۔ جمعہ کی شام بعد نماز مغرب و عشاء مکرم حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ. امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے اجتماعیت کی برکات پر روشنی ڈالی۔

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہفتہ کی صبح ۲۰۔ ۸ بجے مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں انصار کو تربیت اولاد اور تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ افتتاحی تقریب کے بعد کھیلوں کے پروگرام شروع ہوئے جو ظہر تک چلے۔

بعد دوپہر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے ایک مذاکرہ کی صدارت فرمائی جس کے موضوعات تربیت اولاد اور تبلیغ تھے۔ اس میں مکرم محمد اسلم صاحب جاوید. مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب، مکرم ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب، مکرم بلال آٹکنسن صاحب. مکرم سید منصور شاہ صاحب اور مکرم بشیرالدین سامی صاحب نے حصہ لیا۔ آخر میں مکرم امام صاحب نے ان موضوعات کی اہمیت پر مزید روشنی ڈالی۔

سہ پہر کو مجلس انصاراللہ کی شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی جو رات پونے بارہ بجے تک جاری رہی۔

اتوار کے روز پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم بشیراحمد صاحب اختر، قائد تعلیم نے درس حدیث دیا۔ ساڑھے آٹھ بجے مختلف علمی پروگرام شروع ہوئے۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع پر تشریف لائے اور بعض کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے۔

ساڑھے گیارہ بجے اجتماع کی مارکی میں حضور انور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ یہ ایمان افروز مجلس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ نماز ظہر و عصر کے ادا کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اجتماعی کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ اور قادیان سے تشریف لائے ہوئے مرکزی نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

بعد دوپہر کو چوتھا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم اسماعیل بی۔ کے۔ آڈو صاحب، نائب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کی۔ اس خاص اجلاس میں مکرم نصیر احمد صاحب قمر، چیف ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے "روحانی خزائن کے تعارف" کے موضوع پر اردو میں تقریر کی اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد. امام مسجد فضل لندن نے "نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے بعد مکرم حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ. مہمان خصوصی نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔

اجتماع کا آخری اجلاس پونے پانچ بجے شروع ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر مجلس عاملہ انصاراللہ کے ممبران اور اجتماع کے منتظمین نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم بلال آٹکنسن نے تلاوت کے اس حصہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے انصار کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم حفیظ الرحمان صاحب آف ایڈنبرا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم مظفر کلارک صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز، صدر مجلس نے انصاراللہ کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال کا زیادہ وقت انصاراللہ کی تنظیم، از سر نو تشکیل اور دستور کو برطانیہ کے مطابق مرتب کرنے میں صرف ہوا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ساتھ علاقائی کارکردگی جاری رہی۔ مکرم صدر صاحب کی اس رپورٹ پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے اختتامی خطاب میں انصار اللہ کو توجہ دلائی کہ وہ اول ان انصار کی فکر کریں جو مسلسل اجتماعات میں شامل نہیں ہو رہے۔ ان چھپے ہوئے چہروں کو بھی تلاش کریں۔ اسی طرح دوران سال جو نئے احمدی ہوئے ہیں ان سے بھی رابطہ کریں اور جماعت کے انتظام میں منسلک کریں۔ حضور نے اس پہلو سے گزشتہ سال خدام الاحمدیہ کے زیرانتظام اپنی نوعیت کے منفرد اجتماع کا ذکر فرمایا جس میں صرف ایسے خدام شامل ہوئے تھے جو اس سے پہلے کسی اجتماع میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ حضور انور نے انصار کو بھی اسی طریق پر کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ اور اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں ۶۶ مجالس کے ۴۵۸ انصار شامل ہوئے۔

بارہ احمدی مسلمانوں پر تبلیغ کے سلسلہ میں مقدمہ
اسلحہ سے مسلح ہو کر مسجد میں داخل ہونے کا الزام

[پریس ڈیسک]:۔ پاکستان سے آمدہ خبروں کے مطابق مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۶ء کو جماعت احمدیہ کے ۱۲ ممبران کے خلاف ایس ایس پی صاحب جھنگ کے حکم سے تھانہ لالیاں میں ایک مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق ایک مخالف سلسلہ مانک علی ولد مراد بخش قوم سپرا ساکن ٹھٹھ چندو کلاں نے ایس ایس پی پولیس کی خدمت میں ایک درخواست دی جس میں لکھا کہ:

(۱) شیر ولد محمد قوم سپرا ساکن ٹھٹھ چندو کلاں۔
(۲) مانک ولد محمد قوم سپرا ساکن ٹھٹھ چندو کلاں۔
(۳) ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ۔
(۴) ڈاکٹر ناصر احمد اڈاکوٹ قاضی تحصیل چنیوٹ۔

اور ۸ دیگر افراد جو احمدی ہیں باہم صلاح مشورہ سے اسلحہ سے مسلح ہو کر آئے اور جامع مسجد ٹھٹھ چندو کلاں میں زبردستی داخل ہوگئے۔ انہوں نے مرزا طاہر احمد کی تقریر اونچی آواز میں بذریعہ ڈش انٹینا ٹی وی مسلمانوں کے گھروں تک پہنچائی اور بچوں میں پمفلٹ بھی تقسیم کئے۔

درخواست میں یہ بھی لکھا گیا کہ ملزمان اسلحہ سے مسلح ہو کر بازاروں میں بھی پھرتے رہے اور کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ ہمیں تبلیغ سے کون روکتا ہے۔

نیز یہ بھی لکھا گیا کہ شیر ولد محمد اور مانک ولد محمد دونوں اس گاؤں میں رہائش پذیر ہیں اور چھپے چھپے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ کئی لوگوں کو اپنے گھر بلا کر مرزا صاحب کی تقریر بھی سناتے ہیں لہذا درخواست ہے کہ ملزمان کے خلاف پرچہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے اور ڈش انٹینا اپنے قبضہ میں لیا جاوے۔

اس درخواست پر ایس ایس پی صاحب نے ایس ایچ او لالیاں کو احمدیوں کے خلاف پرچہ درج کرنے کا حکم جاری فرمایا۔

یاد رہے کہ احمدی احباب داعی الی اللہ کے پروگرام کے تحت وہاں گئے تھے۔ اسلحہ لے کر جانا اور زبردستی مسجد میں داخل ہونے وغیرہ الزامات خلاف واقعہ ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ خداتعالیٰ ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

مختصر عالمی خبریں

(ابوالمسرور چوہدری)

پاکستان میں ساڑھے پچیّس لاکھ افراد بے روزگار ہیں

(پاکستان). وائس آف جرمنی کی ایک رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم پاکستان کے اقتصادی امور کے مشیر وی اے جعفری نے دعوی کیا ہے کہ پاکستان میں بے روزگاری ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے جس کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ اس پر اپوزیشن رہنماؤں کے علاوہ افرادی قوت کے اداروں اور بعض غیر ملکی تنظیموں نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین برسوں میں دس فیصد سے زائد افراط زر کی شرح اور خسارے کی سرمایہ کاری کے باعث ملک میں روزگار کے بہت کم مواقع پیدا ہوئے ہیں اور سرکاری طور پر تسلیم شدہ بے روزگاری کی شرح ۷ فیصد کے لگ بھگ ہے یعنی ساڑھے تین کروڑ کام کے قابل افراد میں سے ساڑھے پچیّس لاکھ افراد بے روزگار ہیں جن میں اکثریت ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ پاس نوجوانوں کی ہے۔

سیلابوں کی وجہ سے ۱۳۴ افراد ہلاک اور ۱۹۶۸ بلین روپے کی مالیت کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں

(پاکستان):۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب میں آنے والے حالیہ سیلابوں کی وجہ سے ۱۳۴ افراد ہلاک اور ۱۹۶۸ بلین روپے مالیت کے لگ بھگ جائیدادیں، فصلیں اور مویشی تباہ ہو گئے۔ سیلاب کے ریلوں نے دس لاکھ پانچ سو چالیس ایکڑ زمین پر فصلیں تباہ کر دیں اور ۴۳،۶۶۱ گھروں کو نقصان پہنچایا جبکہ ۱۹،۵۵۲ مکانوں کو بالکل ملیامیٹ کر دیا۔ نیز ۲۷۵ مویشی بھی بہا کر لے گیا۔

سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ لاہور ڈویژن کا ہے جہاں سیلاب نے ۵۴ انسانوں کی جان لی، تین لاکھ بیاسی ہزار پانچ سو اڑسٹھ ایکڑ فصلیں تباہ کیں اور ۵۸،۳۷۸ گھروں کو نقصان پہنچایا یا بالکل ملیامیٹ کر دیا۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینجر)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

سیٹنگ و ڈیزائننگ:۔ خلیفہ رواح الدین احمد